Postal Reg. No. I/P/ GDP-1 DEC 2007

263 S
8/9/07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

جلد
56
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ
36
شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23 شعبان 1428 ہجری 6 تبوک 1386 ہش 6 ستمبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 اگست 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو

ارشاد باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَوَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِىْ وَلْيُؤْمِنُوْابِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ٥ (البقرہ:۱۸۶-۱۸۷)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

☆...... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

☆...... حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔‘‘ (الترغیب والترھیب کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

☆...... ’’حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس میں اپناتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو اور جس شخص نے اس مقدس مہینے میں کوئی فریضہ ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مساوات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔‘‘ (الترغیب والترھیب کتاب الصوم الترھیب فی صیام رمضان)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔‘‘

(بدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27،28،29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت** : نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معا بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وحیدالدین خان صاحب کے نظریہ میں اصلاح کی ضرورت ہے!

(قسط-4-آخری)

اب ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وحیدالدین خان صاحب کو اس دَور میں مسلمانوں کیلئے کیا تجویز پیش کرنا چاہئے۔ بجائے حقیقی تجویز پیش کرنے کے وہ ''محمدی ماڈل'' اور ''مسیحی ماڈل'' کی طرف آگئے ہیں اور پھر ان کو یہ بھی کہنا پڑ گیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسوہ کاملہ نہیں ہیں۔ اب سنئے کہ اس دَور میں بھٹکے ہوئے مسلمانوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟۔ آپؐ نے فرمادیا ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے جبکہ اسلام نام کارہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ رہ جائیں گے اور مساجد بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ایسے بدترین زمانے کا ذکر کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمْ ابْنَ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری)

کہ اے مسلمانوں اس وقت تمہارا کیا اچھا حال ہوگا جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور وہ تم ہی میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ آپ نے ایک طرف ابن مریم کا ذکر فرمایا تو دوسری طرف اس شبہ کو بھی دُور فرمادیا کہ وہی ابن مریم بنی اسرائیل والے نہیں آئیں گے۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ وحیدالدین خان صاحب مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی پیشگوئیاں یاد دلا کر بتاتے کہ مسیح موعود اور امام مہدی کا وقت آچکا ہے۔ جس کے دَور میں اسلام کی عالمگیر دعوت پھیل کر اس کو عظیم الشان رُوحانی غلبہ ملنے کا وعدہ ہے۔ بجائے اس حقیقت کے آشکار کرنے کے انہوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ بلکہ ''محمدی ماڈل'' کی ضرورت نہیں اب ''مسیحی ماڈل'' کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر ہم ذرا تفصیل سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ احادیث میں مسیح کی آمد سے مُراد اُس مسیح کی آمد نہیں ہے جو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اور نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ وہی مسیح ابن مریم اس دَور میں مسلمانوں کی اصلاح کرسکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ یہ ایک تمثیل ہے اور تمثیلی طور پر مسیح کے آنے کا صرف اور صرف اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے اور آپؐ کے بعد آنے والے خلفاء کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ اب یہ بتانے کے لئے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت شروع ہوا تھا بالکل اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ خلافت شروع ہوگا اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت موسویہ میں خاتم الخلفاء بن کر آئے تھے اسی طرح اس امت میں چودھویں صدی میں آنے والے مسیح کو تمثیلی طور پر ابن مریم کا نام دیا گیا ہے تاکہ ظاہر کیا جائے کہ آنے والا اُسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں آئے گا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ علاوہ اس کے بعض اور وجوہ بھی تھیں جن کی بنا پر آنے والے کا نام ابن مرین کے نام پر رکھا گیا، ان میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو ان کی قوم بنی اسرائیل کی حکومت نہیں تھی بلکہ وہ رُومی حکومت کے ماتحت تھے اسی طرح ابن مریم کے نام میں اشارہ تھا کہ امت محمدیہ میں آنے والا جب آئے گا تو اس کی قوم کی حکومت نہ ہوگی بلکہ باہر سے آنے والے حکومت کر رہے ہوں گے۔ ایک اشارہ یہ تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے دَور میں جنگ وجدال کا موقع نہیں ملا، آنے والا بھی جنگ وجدال سے کام نہیں لے گا بلکہ قرآن مجید کے دلائل سے اسلام کی تبلیغ کرے گا۔ علاوہ اس کے مسیح نام رکھنے میں کئی اور اشارے بھی تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ امت محمدیہ میں آنے والے کو زیادہ تبلیغ نصاریٰ میں کرنی ہوگی کیونکہ ایک تو اپنی تعداد کی کثرت کے اعتبار سے، دوسرے دنیا میں غلط عقائد پھیلانے کے لحاظ سے ان کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہوگی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے متعلق فرمایا کہ: يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ ''یعنی وہ صلیبی عقائد کو قرآنی دلائل کی چمکتی ہوئی تلوار سے پاش پاش کردے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اب جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد چودھویں صدی ختم ہوچکی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وحیدالدین خان صاحب مسلمانوں کو بتاتے کہ ان کی امیدوں کا سُورج امام مہدی اور مسیح موعود آئے گا تو ان کی بگڑی سنور جائے گی۔ وہ ان کو بتاتے کہ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمْ ابْنَ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کے مطابق مسیح موعود اور امام مہدی جب آئے گا تو انشاء اللہ تمام دنیا میں دعوت اسلام پھیل جائے گی اور اسلام کو رُوحانی غلبہ نصیب ہوگا۔ ان حقیقی باتوں کے بیان کی بجائے وہ اس دَور میں ''محمدی ماڈل'' کا خاتمہ کرکے ''مسیحی ماڈل'' کو لا رہے ہیں۔ وہ تو یورپ سے مرعوب ہو کر مسیحی ماڈل کو لا رہے ہیں جبکہ خود یورپین ممالک اس ماڈل کا انکار کر چکے ہیں اور مایوس ہوکر دہریت کے خیالات ان میں سرایت کر چکے ہیں۔ وہ بائبل کے عقائد سے انکار کر رہے ہیں اور مسیح ابن مریم کے آسمان پر جانے اور آنے کو بے معنی سمجھتے ہیں، اور ادھر خان صاحب نہ صرف ''مسیحی ماڈل'' کو پیش کر رہے ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کاملہ ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے-!

ہم مولانا وحیدالدین خان صاحب اور دیگر غیر احمدی علماء کرام کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یاد رکھیں کہ قرآن مجید کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں نعوذ باللہ جھوٹی نہیں نکلیں۔ یہ پیشگوئیاں نہایت شان سے پوری ہوچکی ہیں۔ عین چودھویں صدی ہجری کے سر پر خدا نے اُس امام کو بھیج دیا جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ آپ عین چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے۔ آپ کے وقت میں آپ کے اہل ملک کی حکومت نہ تھی بلکہ انگریز باہر سے آکر حکومت کر رہے تھے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے نرمی اور حلیمی سے اسلام کی خوبیوں کو پھیلانے کا اعلان کیا اور تلوار کے جہاد کے خاتمے کا اعلان فرمایا۔

آپ ہی نے فرمایا تھا کہ:-

یہ حکم سُن کر بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جہاد کے نام پر لڑنے والے سوسال سے شکست سے دوچار ہیں حالانکہ مومنین کیلئے اللہ کا وعدہ ہے: اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ کہ اگر تم مومن ہوگے تو تم ہی غالب رہوگے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اللہ کی طرف سے آنے والے مامور کے حکم کا انکار کیا اور اُس دعویٰ کا انکار کیا جو اس نے اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں کیا تھا، لہٰذا ہر جگہ انہیں ذلت اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح ومہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور مَیں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اُس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی اور جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8-7، 1901)

پھر فرمایا:-

''مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 327-326)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اَور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی رُوح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مُشتِ خاک کو کھڑا کردیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔'' (روحانی خزائن جلد 3، ازالہ اوہام، صفحہ 403)

''یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچادے اور وہ اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا؟۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔'' (روحانی خزائن جلد 11، انجام آتھم صفحہ 64)

''میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہوجائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کیلئے کسرِ صلیب ہو اور اُن کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے، دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔

جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کرسکے؟ یاد رکھو! میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مِٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔ مخالفت کی مَیں پرواہ نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اسلام کی جنگیں برائے جنگ نہ تھیں بلکہ آزادیٔ ضمیر و مذہب کے قیام کے لئے تھیں اور دنیا کو امن وسلامتی دینے کے لئے تھیں

جو بھی مسلمان کہلانے والے ہیں ان کو اسلام کو بدنام کرنے کی بجائے اس بات سے فیض پانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی زیادہ سے زیادہ تعمیل کریں

آج اسلام پر جو ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں یہ حملے دراصل اسلام کو نہ سمجھنے اور بعض مسلمانوں کے غلط رویّے اور غلط حرکات کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

(قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دینے کی وجوہات اور اس سے متعلقہ احکام اور قواعد و ضوابط کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 29/جون 2007ء بمطابق 29/احسان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اصلاح اور انصاف قائم کرنے کی، امن، صلح اور سلامتی کی تعلیم کا ذکر کیا تھا اور اس بارے میں قرآنی احکامات بیان کئے تھے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور اس کی بنیاد تقویٰ پر منحصر ہے اور قرآن کریم میں تقویٰ پر قائم رہنے کا ایک مسلمان کو اس قدر تاکیدی حکم ہے اور بار بار حکم ہے کہ ایک مومن سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ دنیا کی بدامنی میں کوئی کردار ادا کرسکتا ہے۔

اس بارہ میں قرآن کی تعلیم کا اس حوالے سے مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کسی مسلمان کو نہ انفرادی طور پر، نہ حکومتی طور پر یہ زیبا ہے کہ کسی قوم سے دشمنی کی وجہ سے انصاف کے تقاضے پورے نہ کرے۔ اسلام ہر قوم سے صلح و آشتی کے تعلقات استوار کرنے کی، قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے، سوائے ان کے جو براہ راست جنگوں کو مسلمانوں پر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس ضمن میں آج مزید اسلامی قرآنی تعلیم کا ذکر کروں گا کہ کیوں اور کس حد تک جنگ کی اجازت ہے۔ اور اگر بعض صورتوں میں جنگ نہ کی جائے جس کی اسلام نے ابتدائی زمانہ میں اجازت دی تھی تو کیا کیا نقصانات ہوسکتے ہیں اور کیا بھیانک نتائج اس کے نکلتے ہیں یا اُس وقت نکلنے کا امکان تھا۔ اس سے ثابت ہوگا کہ قتال کی اجازت دنیا کے امن وسلامتی کے لئے تھی نہ کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے جیسا کہ آج کل اسلام مخالف پروپیگنڈا کرنے والے شور مچا رہے ہیں۔ اگر ان مخالفین کا، یا ان کے ہمنواؤں کا، یا ان کی حمایت میں کھڑے لوگوں کے اپنے مذہب اور ان کی حکومتوں کے عمل اور دنیا کے امن وامان کی اور سکون کی بربادی کی جو کوششیں یہ کر رہے ہیں ان کا ذکر شروع ہو تو ان کے لئے کوئی راہ فرار نہیں رہتی۔ لیکن ہمارا مقصد دلوں کے کینوں اور بغضوں اور حسدوں کو مزید ہوا دینا نہیں ہے اس لئے قرآنی تعلیم کے بارے میں یہاں ذکر کروں گا جس سے کہ مزید یہ کھلے گا کہ جنگوں یا قتال کی جو اجازت ملی تھی وہ کن بنیادوں پر تھی۔ اسی سے اسلام کی خوبصورت تعلیم مزید واضح ہوتی ہے۔ یہ ایسی تعلیم ہے کہ کسی بھی دوسرے مذہب کی تعلیم کے مقابلے میں بڑی شان اور خوبصورتی سے اپنا مقام ظاہر کرتی ہے، اس کے پاس کوئی دوسری تعلیم پھٹک بھی نہیں سکتی۔ پس اس بارے میں کسی بھی احمدی کو، کسی بھی معترض اسلام کا جواب دینے میں معذرت خواہانہ رویہ اپنانے یا اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم کا ہر حکم حکمت سے پُر ہے جس کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کا قیام ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس کی تین وجوہات ہیں۔

نمبر ایک یہ کہ دفاعی طور پر یعنی بطریق حفاظتِ خود اختیاری، اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے۔

دوسرے بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون جب مسلمانوں پر حملے کئے گئے تو دشمن کو سزا دینے کے لئے، ان سے جنگ کی گئی۔ اسلامی حکومت تھی، سزا کا اختیار تھا۔

نمبر تین بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔ ان لوگوں کی طاقت توڑنے کے لئے جو اس وقت اسلام لانے والوں پر ظلم توڑتے تھے اور ان کو محض اس لئے قتل کیا جاتا تھا، اس لئے تکلیفیں دی جاتی تھیں کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ کی جو بھی صورت تھی ان صورتوں میں قرآنی تعلیم کیا ہے۔ اس تعلیم کو دیکھ کر ایک عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اُن حالات میں جن میں مسلمانوں کو قتال یا جنگ کی اجازت دی گئی تھی، اگر اجازت نہ دی جاتی تو دنیا کا امن تباہ و برباد ہو جاتا اور سلامتی ختم ہو جاتی۔ یہ اتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، دوسرے مذہب کی کوئی بھی تعلیم، نہ عیسائیت کی، نہ یہودیت کی نہ کسی اور مذہب کی اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ

عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ (الحج : 40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

پھر فرمایا اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا. وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (الحج : 41) کہ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع، ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبے والا ہے۔

یعنی اس لئے اجازت دی جاتی ہے کہ نمبر 1 يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا کیونکہ ان پر جو ظلم ہوئے تھے بلاوجہ جو قتل کیا جارہا تھا، اس لئے ان کو اجازت دی جاتی ہے کہ اب تمہاری حکومت قائم ہوگئی ہے تو جب تمہارے پر حملہ ہو یا تمہیں کوئی قتل کرنے کے لئے آئے تو لڑو اور بدلہ لو۔ یا حکومت قائم ہے تو سزا کے طور پر قاتل کو سزا دو۔

پھر فرمایا دوسری بات کہ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ یعنی ان کے گھروں سے ان کو بلاوجہ نکالا گیا۔ ان کا قصور کیا ہے؟ قصور یہ کہ وہ کہتے ہیں رَبُّنَا اللّٰهُ کہ اللہ ہمارا رب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی جو کہ مسلمانوں کو ایک لمبا عرصہ صبر کرنے اور ظلم سہنے اور ظلم میں پسنے کے بعد دی گئی تو دنیا میں ہر طرف ظلم و فساد نظر آتا۔

پس یہ اصولی حکم آ گیا کہ جب کوئی قوم دیر تک مسلسل دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے تو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ جب اس کی حکومت قائم ہو تو اگر اس کے اختیارات ہیں تو وہ جنگ کرے۔ لیکن اس کا مقصد ظلم کا خاتمہ ہے نہ کہ ظلموں کے بدلے لینے کے لئے حد سے بڑھ جانے کا حکم۔ اس چیز کو بھی محدود کیا گیا ہے اس پُر حکمت ارشاد نے دوسرے مذاہب کے تحفظ کا بھی انتظام کروادیا کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی تو ہر مذہب کی عبادت گاہ ظالموں کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دی جاتی جس سے نفرتیں اور بڑھتی ہیں اور سلامتی دنیا سے اٹھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ہمیشہ سے ظالم کو ظلم سے روکنے کی اجازت ہے۔ پس اگر یہ اسلام کی حکومت پر الزام لگانے والے ہیں تو یہ انتہائی غلط الزام ہے۔ جب ظلم حد سے بڑھتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلام مذہب کے معاملے میں کسی پر سختی نہیں کرتا، کہتا ہے اس معاملے میں کسی پر سختی نہیں۔ اپنے مذہب میں نہ کسی کو زبردستی شامل کیا، نہ کیا جاسکتا ہے، نہ اس کا حکم ہے۔ مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے، اس لئے ہر ایک اپنی زندگی اس کے مطابق گزارنے کا حق رکھتا ہے۔ اس حکم میں مُسلمانوں کو اس اہم امر کی طرف بھی توجہ دلادی کہ جہاں تمہاری حکومت ہے، تمہیں اس بات سے باز رہنا چاہئے کہ دوسرے مذاہب کے راہب خانے، گرجے اور معابد ظلم سے گراؤ ورنہ پھر یہ ظلم ایک دوسرے پر ہوتا چلا جائے گا تمہاری مسجدیں بھی گرائی جائیں گی اور یوں فساد کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

بدقسمتی سے آج بعض مسلمان ملکوں میں بشمول پاکستان بھی، بعض مفاد پرست مُلّاں اسلام کے نام پر عیسائیوں کو بھی نوٹس دے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں میں اخباروں میں آرہا تھا۔ چارسدّہ میں نوٹس دیا کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے یا تمہارا گرجا گرادیا جائے گا۔ چند سال پہلے گرائے بھی گئے تھے۔ تو یہ چیز ہے جس نے اسلام کو بدنام کیا ہے اور مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔ آج مسلمانوں کو ان وجوہات کی وجہ سے ہر جگہ جو سبکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، وہ بھی اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر فساد اور شر کو ختم کرنے کے لئے عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تمہارے شامل حال رہے گی۔

آج ہم دیکھتے ہیں بظاہر کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مسلمان حکومتوں کے شامل حال نظر نہیں آ رہی، بہت ہی بری حالت میں ہیں۔ پھر احمدیوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں مسجدیں گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض جگہ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن رہے ہیں اور اسی وجہ سے برکت اٹھ رہی ہے۔ آج دیکھیں پاکستان کا حال کیا ہے، جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، تقریباً تمام ملکوں کا یہی حال ہے۔ پس اگر حکومت نے ان جاہل مولویوں کو اب بھی لگام نہ دی تو یہ جنگ اللہ کے خلاف ہے۔ جہاں تک احمدی کا سوال ہے، احمدی تو مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے سختی کا جواب سختی سے نہیں دیتے کیونکہ جس حکومت میں رہ رہے ہیں، اس کے قانون کی پابندی کی وجہ سے ٹھیک ہے ظلم سہہ لیتے ہیں، صبر کر رہے ہیں۔ اور یوں بھی اب مسیح موعود کے زمانے میں توپ و تفنگ کی جو ظاہری جنگ ہے اس کی ممانعت ہے۔ احمدیوں نے تو اینٹ کا جواب اینٹ سے یا پتھر کا جواب پتھر سے نہیں دینا لیکن خدا تعالیٰ ضرور اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کو آئے گا۔

ان اسلامی ملکوں کو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے یا احمدیوں کے خلاف قانون پاس کئے جاتے ہیں ہوش کرنی چاہئے کہ ان ظلموں کی انتہا کی وجہ سے یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض سے بھڑا کر کیا جاتا ہے تو اس ناشکری کی وجہ سے یہ بات ان پر بھی پڑ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ صرف مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ اگر مسلمان مظلوم ہوں گے تو ان کو اجازت ہے کہ تلوار اٹھائیں یا یہ امن و سلامتی صرف مسلمانوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے ہے بلکہ ہر مذہب والے کے لئے یہ حکم ہے۔ وہ بھی اگر مظلوم ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا بھی انتظام کرے گا۔ اور احمدی جو نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا آنحضرت ﷺ کے حکموں پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہیں۔ جو کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو سب سے زیادہ اپنے دلوں میں قائم کرنے والے اور اس کی روح کو جاننے والے ہیں اور سب سے زیادہ اس کلمے پر ایمان لانے والے ہیں، اُن پر ظلم کر کے، اُن کی مسجدوں کو گرا کر یہ لوگ خود اپنے آپ کو اس حدیث کے نیچے لاتے ہیں جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ کرتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور مسلمان کی تعریف جیسا کہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں یہی ہے کہ وہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اس پر ایمان ہو۔ پس مسیح موعود کی جماعت نے تو کسی پر بھی ہاتھ نہیں اٹھانا کیونکہ اس وقت ہم حکومتوں کے ماتحت تو ہیں لیکن حکومت ہمارے پاس نہیں ہے اور مسیح موعود کے زمانے میں جہاد کی اس لحاظ سے ویسے بھی ممانعت کر دی گئی ہے کہ سختی نہیں کرنی۔ ہم تو عام حالات میں بھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تو جو کلمہ گو ہیں، جو اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کے خلاف ہاتھ اٹھانے کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ وہ جو مرضی کرتے رہیں ہماری طرف سے ان کے لئے سلامتی کا پیغام ہی ہے۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ظلموں کو دُور کرنے کے راستے انشاء اللہ تعالیٰ خود کھولنے والا ہے۔ آج نہیں تو کل یہ رستے انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے اور احمدی انشاء اللہ ہر جگہ آزادی کا سانس لے گا۔ لیکن ہمیں یہ بھی فکر رہتی ہے کہ اگر یہ حکومتیں اور ان کے شرپسند لوگ باز نہ آئے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کے مطابق جن کو دفاع کے لئے بھیجتا ہے وہ کہیں اپنی حدوں سے آگے نہ بڑھ جائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بہت سارے ایسے ہوں جو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ان کے لئے تو کوئی زیادتی کی حدیں نہیں ہیں وہ پھر حدیں پھلانگتے چلے جاتے ہیں۔ پس ہمیں ان لوگوں کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ یہ پیغام جہاں مظلوم مسلمانوں کے لئے تسلی کا پیغام ہے وہاں مسلمان کہلا کر پھر ظلم سے باز نہ آنے والوں کے لئے خوف کا مقام بھی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی حفاظت کی اس پیغام میں ضمانت دی ہے۔ مسلمان کہلا کر پھر اس پر عمل نہ کرنے والا خود اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آتا ہے۔ تو جو بھی مسلمان کہلانے والے ہیں ان کو اسلام کو بدنام کرنے کی بجائے اس بات سے فیض پانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی زیادہ سے زیادہ تعمیل کریں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی مدد کبھی بھی شامل حال نہیں ہو گی۔ اللہ کرے کہ مسلمانوں کو عقل آ جائے اور اس حکم کے تحت ہر مظلوم کا دفاع کرنے والے ہوں اور ہر ظالم کو ظلم سے روکنے والے بنیں کیونکہ مسلمانوں کی سلامتی بھی جیسا کہ مَیں نے کہا اسی سے وابستہ ہے۔

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج:42) جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

پس یہ ہے ان لوگوں کا کام جب ان کے پاس طاقت آجاتی ہے۔ جب اللہ کی مدد سے وہ ظالموں پر غالب آجائیں، جب ان کی اپنی حکومت ہو، جہاں وہ اسلامی طریق کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں تو پھر اپنے جائزے لیں اور سوچیں کہ یہ سب کچھ جو ملا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ ہم نے اب ان لوگوں جیسا نہیں ہونا جن کا مقصد لوگوں کو ان کی آزادیوں سے محروم کرنا ہے بلکہ ایک اسلامی حکومت سے بلا امتیاز مذہب یا دوسری وابستگیوں کے ہر شہری کے لئے آزادیٔ رائے اور ضمیر کی توقع کی جاتی ہے۔ ہر ایک کے لئے ملکی سیاست میں آزادی سے شمولیت کی توقع کی جاتی ہے جہاں ہر ایک کے لئے بحیثیت شہری ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں اور یہ اسلامی حکومتوں کا کام ہے۔ اور اسلامی حکومت چلانے کے یہ اسلوب اس وقت آئیں گے اور شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق تب ملے گی جب یہ بات ہر وقت پیش نظر ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مجھے ہر وقت دیکھ رہی ہے۔ میرا کسی کے بھی حقوق غصب کرنا، مجھے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا کیونکہ اس کی ہر چیز پر نظر ہے۔ پس ایک مسلمان کو یا مسلمان حکومت کو طاقت اور امن اور سلامتی مل جانے کے بعد حقیقی عبادت گزار بننا ہوگا۔ کیونکہ حقیقی عبادت گزار بنے بغیر، نمازوں کے قیام کے بغیر، اللہ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور حقیقی نمازیں وہ ہیں جو اللہ کے خوف اور تقویٰ سے ادا کی جاتی ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہت سارے نمازی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہلاکت بھیجی ہے۔ جن کی نمازیں منہ پر ماری جائیں گی۔ تو یہ سوچنا ہوگا کہ کیا ہم وہ نمازیں ادا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والے لوگوں کی نمازیں ہیں۔ پھر مالی قربانی بھی کرنی ہوگی نہ یہ کہ ظلم کرتے ہوئے دوسروں کے مال کو غصب کر جائیں۔ پھر نیکیوں کی تلقین ہے بری باتوں سے روکنا ہے اور یہ اللہ کے تقویٰ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پس ان سب باتوں کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ ایک اسلامی حکومت طاقت آنے کے بعد صرف اپنی طاقت کو غلط ذرائع سے بڑھانے میں مصروف نہ ہوجائے بلکہ بلا امتیاز مذہب و نسل ہر شہری کے حقوق کی حفاظت، غریبوں کو ان کا مقام دینا یہ اس کا کام ہے تاکہ معاشرے اور ملک میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا ہوسکے۔ اور خاص طور پر ہر شہری کے اُس کے ضمیر کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ضمانت دینا یہ ایک اسلامی حکومت کا کام ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو امن اور سلامتی کی بھی ضمانت ہے۔

پس آج تمام اسلامی حکومتوں کا کام ہے کہ اسلام کی یہ حقیقی تصویر تمام دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جماعت احمدیہ کے پاس تو حکومت نہیں ہے لیکن ہم دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو یہ توفیق دے کہ یہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والے بنیں تا کہ آج اسلام پر ہر طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں اور جو حملے دراصل اسلام کو نہ سمجھنے اور بعض مسلمانوں کے غلط رویے اور غلط حرکات کی وجہ سے ہو رہے ہیں، ان کو دنیا کے ذہنوں سے نکالا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کی جو اجازت ہے اسلامی حکومت کو دی جاتی ہے، ان وجوہات کی وجہ سے جو پہلے بیان ہوئی ہیں۔ لیکن اجازت کے باوجود اس کی حدیں مقرر کی گئی ہیں، اس کے قواعد وضوابط مقرر کئے گئے ہیں، کھلی چھٹی نہیں مل گئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اگر دشمن ظلم کرتا ہے تو تم بھی یہ نہ ہو کہ ظلم کرنے والے بنو بلکہ جس حد تک ہو سکتا ہے، اپنی جنگ کو اس حد تک محدود رکھو کہ جہاں صرف ظلم رُک جائے۔ کسی قسم کی بھی زیادتی اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (البقرۃ:191) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر فرمایا وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْهِ۔ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ۔ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ (البقرۃ:192) اور (دوران قتال، جنگ کے دوران) انہیں قتل کرو، جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو، کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

پھر فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرۃ:193) پس اگر وہ باز آجائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ (البقرۃ:194) اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آجائیں تو (زیادتی کرنے والے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔

تو یہ ہے عدل و انصاف پر مبنی اسلام کی سلامتی کی تعلیم کہ جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ جنگ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہوا کوئی کام بھی ظلم پر مبنی نہیں ہوسکتا۔ پس اللہ کی خاطر جنگ کا مطلب ہے کہ اُن لوگوں سے لڑو جو اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں، جو ظلم کرتے ہیں اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، ظلم و تعدی میں حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ پس یہ لڑائی لڑنے کا اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ ہو کہ یہ جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی جنگ ذاتی لالچوں، حرصوں اور اپنی حکومت کا رسوخ بڑھانے کے لئے ہے تو ایسی جنگ اسلام میں قطعاً منع ہے۔ اور پھر فرمایا یہ جنگ اس وقت جائز ہے جب دشمن تم پر حملے میں پہل کرے۔ پھر یہ بھی اجازت نہیں کہ جس قوم سے جنگ ہو رہی ہے اس کے ہر شخص سے تمہاری جنگ ہے بلکہ اگر اس طرح کرو گے تو زیادتی ہوگی اور زیادتی کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ تمہاری جنگ صرف فوجیوں سے ہونی چاہئے جو ہتھیار لے کر تمہارے سامنے آئیں۔

پھر فرمایا کہ جنگ کو محدود رکھو۔ یہ نہیں کہ دشمن کو سبق دینے کے لئے جنگ کے میدان وسیع کرتے چلے جاؤ۔ پھر عبادتگاہوں کے قریب بھی جنگ سے منع کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ دشمن مجبور کرے کجا یہ کہ ان عبادتگاہوں کو گرایا جائے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ اپنے لشکروں کو خاص طور پر ہمیشہ یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کرنی ہے، ان کو نہیں گرانا، ان کو نقصان نہیں پہنچانا۔ اور مسجد حرام کے ارد گرد تو جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جو امن اور سلامتی کے ساتھ تمام دنیا کے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے امت واحدہ بنانے والا ہے۔ اس لئے اس کا تقدس تو ہر حال میں قائم رہنا چاہئے سوائے اس کے کہ دشمن مجبور کرے اور تم پر حملہ کرے تو پھر مجبوری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جنگ کی اجازت دینے کا مقصد دنیا کے فساد کو دور کرنا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جب فتنہ ختم ہو جائے یا دشمن جنگ سے باز آجائے تو پھر ایک مسلمان سے کسی بھی قسم کی زیادتی سرزد نہیں ہونی چاہئے۔ جب مذہبی آزادی قائم ہوگی تو پھر سیاسی مقاصد کے لئے جنگوں کا کوئی جواز نہیں۔ پس یہ ہے اسلامی تعلیم۔ اگر اسلام کا مقصد صرف طاقت کے زور سے اسلام کو پھیلانا ہوتا تو یہ حکم نہ ہوتا کہ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اگر وہ باز آجائیں تو پھر ان پر کسی قسم کی گرفت نہیں ہے۔ پھر جنگوں کے بلاوجہ بہانے تلاش نہ کرو۔ ہر ایک کو اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا حق ہے۔ جنگ صرف اس وقت تک ہے جب وہ تمہارے سے جنگ کر رہے ہیں نہ اس لئے کہ ان کے مذہب کو بدلا جائے۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ (الانفال:39) جنہوں نے کفر کیا ان سے کہہ دے کہ وہ باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ (جرم کا) اعادہ کریں تو یقیناً پہلوں کی سنت گزر چکی ہے۔

پھر فرمایا وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰہِ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (الانفال:40) اور تم ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصتاً اللہ کے لئے ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آجائیں تو یقیناً اللہ اس پر جو وہ عمل کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر فرمایا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَوْلٰىکُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (الانفال:41) اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کروایا کہ ہم یہ جنگ کوئی ظلم و تعدی کی وجہ سے نہیں کر رہے بلکہ یہ تم ہو جنہوں نے ہمیں مکّہ میں بھی ظلم کا نشانہ بنایا، اب بھی تم ہم پہ جنگ ٹھونس رہے ہو۔ جنگ بدر کے بعد کفار سے کہا جا رہا ہے، جو کہ مکّہ سے ہجرت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی لڑی گئی تھی۔ ابھی تو ان تکلیفوں اور ظلموں اور زیادتیوں کی یادیں بھی تازہ تھیں جو کفار مکہ نے کیں۔ مسلمانوں کو جس طرح ظلم کا

نشانہ بنایا گیا، خود آنحضرت ﷺ کو جو دُکھ اور تکلیفیں دی گئیں ان کی یادیں بھی تازہ تھیں۔ تو بدر کی جنگ میں جب انہوں نے حملہ کیا تو کفار کو شکست کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ ان کو اللہ تعالیٰ پر مدد کا یقین بھی مزید مضبوط ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا کہ مسلمان کا دل بغض اور کینہ اور بدلہ لینے سے بہت بالا ہے۔ ہر مسلمان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سلامتی کا چلتا پھرتا پیغام ہو۔ یہ اعلان اس لئے فرمایا کہ ہم تمہارے پرانے ظلم بھی معاف کرتے ہیں۔ تمہارا یہ جنگ ٹھونسنا بھی ہم معاف کرتے ہیں۔ اگر تم ہم سے آئندہ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنا چاہو۔ یہ عہد کرو تو ہماری طرف سے بھی پابندی ہوگی۔ لیکن اگر باز نہیں آؤ گے تو پھر ہماری مجبوری ہے۔ جب بھی تم حملہ کرو گے، یا ہمارے ساتھیوں کو، دوسرے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچاؤ گے تو تمہارے ظلم کو روکنے کی وجہ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ تو اللہ کے دین کی خاطر اور دنیا کے امن اور سلامتی کی خاطر ہمیں لڑنا پڑے گا تو لڑیں گے۔

یہ بھی اعتراض ہوتا ہے کہ فرمایا وَیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ یعنی اور دین خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ اعتراض کرنے والے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ تم جنگ کرتے چلے جاؤ اور اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تمام دنیا پر اسلام پھیل جائے۔ تو یہ تو کم عقلی اور کم فہمی ہے اور اسلام پر الزام تراشی ہے۔ اگر سیاق و سباق کے ساتھ دیکھیں اور دوسری آیات کے ساتھ دیکھیں، جن میں سے چند کا مَیں نے ذکر بھی کر دیا ہے تو اس سے صاف مطلب بنتا ہے کہ کیونکہ ہر شخص کے دین کا معاملہ اپنے خدا کے ساتھ ہے اس لئے جس کا جو دین ہے وہ اختیار کرے۔ اسلام کا پیغام پہنچانا تو ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن اس کو زبردستی منوانا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ یہ اللہ کا معاملہ ہے۔ ’’اللہ کے لئے دین ہو جائے‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی تم کام کرو وہ خالصتاً اللہ کے لئے کرو، نہ یہ کہ اسلام کو زبردستی ٹھونسو۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو یہ اس کی مرضی ہے، ہر ایک کا عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے پھر وہ جو چاہے گا سلوک کرے گا۔

آنحضرت ﷺ کی ذات پر بھی یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؐ بھی نعوذ باللہ زبردستی لشکر کشی کیا کرتے تھے اور زبردستی مسلمان بناتے تھے اور اسی لئے یہ جنگیں لڑی گئیں۔ اور اس دلیل کے علاوہ یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھا کرتے تھے یا جب کوئی لشکر بھجواتے تھے یا جب کوئی غزوہ ہوتا تھا اَسْلِمْ تَسْلَمْ یا اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا کا پیغام بھجواتے تھے یعنی اسلام قبول کرلو تو محفوظ رہو گے۔ اور اس کا نتیجہ نکالنے والے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ یہ دھمکی ہے کہ اسلام قبول کرلو ورنہ پھر ہم طاقت کے زور سے منوائیں گے۔

پہلی بات تو یہ کہ آنحضرت ﷺ خالصتاً تبلیغی نقطہ نظر سے یہ فرماتے تھے کہ اسلام کا پیغام ہی ہے جو سلامتی کا پیغام ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے سائے تلے آ جاؤ۔ یہ معترضین تو دنیا کی آنکھ سے دیکھتے ہیں یہ کم از کم اتنی عقل کرتے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کو آنحضرت ﷺ نے تبلیغی خطوط لکھے اور ایک ہی وقت میں خطوط لکھے اور بقول معترضین کے کہ یہ دھمکی آمیز الفاظ ہیں تو یہ خطوط ایک ہی وقت میں دنیا کی تمام بڑی بڑی حکومتوں کو، بادشاہوں کو لکھے جا رہے ہیں کہ اگر نہ مانو گے تو جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگر ان کے مطابق اس کے معنے لئے جائیں تو کوئی بھی عام عقل کا انسان بھی اس قسم کی حرکت نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا سے ایک وقت میں ٹکر لی جائے جبکہ خود اس وقت اسلام کی طاقت محدود تھی۔ ان کو کچھ تو عقل کرنی چاہئے، سوچنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے جو خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور اس کی ذات پر آپ کو مکمل یقین تھا آپؐ نے یہ پیغام دیا لیکن اس لئے دیا کہ آپؐ انسانی ہمدردی چاہتے تھے اور آپؐ کو یقین تھا کہ اس دین میں ہی اب امن و سلامتی ہے۔ یہی دین ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے والا دین ہے اس لئے دنیا کو اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ اور اس نیت سے انہوں نے یہ پیغام مختلف بادشاہوں کو بھجوائے۔ آنحضرت ﷺ، جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا آخری شرعی پیغام دے کر دنیا میں بھیجا سے زیادہ کوئی بھی اس یقین پر قائم نہیں ہو سکتا تھا کہ اب یہی پیغام ہے جو دنیا کی سلامتی کا ضامن ہے۔ پس اس لحاظ سے انہی الفاظ کے ساتھ آپؐ نے بادشاہوں کو بھی دعوت دی اور آپ اس ہمدردی کی وجہ سے ہر حد سے بڑھے ہوئے کو جو اسلام کو ختم کرنے کے درپے تھا جنگ شروع ہونے سے پہلے یہی پیغام بھیجا کرتے تھے کہ اسلام تو امن و سلامتی اور صلح کا پیغام ہے اب جبکہ تم ہم پر جنگ ٹھونس رہے ہو ہم اب بھی اس سے گریز کرتے ہوئے تمہیں یہ سلامتی کا پیغام دیتے ہیں کہ اگر تم اپنے مذہب پر قائم رہنا چاہتے ہو تو رہو۔ بیشک اپنے طریق کے مطابق عبادت کرو لیکن اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کو تنگ کرنے سے باز آ جاؤ۔ اور اب جبکہ تم نے ہم پہ جنگ ٹھونسی ہے اور اس کو ماننے کو تیار نہیں تو اب یہی ایک حل ہے کہ اگر تم جنگ ہارتے ہو تب بھی تمہیں فرمانبرداری اختیار کرنا پڑے گی اور اگر جنگ کئے بغیر اسلام کی فرمانبرداری اور اطاعت میں آتے ہو تب بھی ٹھیک ہے، تمہارے سارے حقوق تمہیں دیئے جائیں گے۔ پس یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ نعوذ باللہ کوئی دھمکی تھی بلکہ اس کو جس طرح بھی لیا جائے یہ اس حکم کی تعمیل تھی کہ جب تک دین خالصتاً اللہ کے لئے (نہ) ہو جائے امن قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی دینی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ جنگوں میں کس طرح محکوم قوم کا خیال رکھا کرتے تھے اور اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک فرمایا کہ جنگ میں کوئی دھوکے بازی نہیں کرنی۔ آپ کے حملے بھی ہمیشہ دن کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔ حکم تھا کہ کسی بچے کو نہیں مارنا، کسی عورت کو نہیں مارنا، پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا بلکہ جو تلوار نہیں اٹھاتا اسے بھی کچھ نہیں کہنا چاہے وہ نوجوان ہو۔ پھر دشمن ملک کے اندر خوف اور دہشت پیدا نہیں کرنی۔ لشکر جنگ میں اپنا پڑاؤ ڈالیں تو ایسی جگہ ڈالیں جہاں لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور فرمایا جو اس بات کی پابندی نہیں کرے گا اس کی لڑائی خدا کے لئے نہیں ہوگی بلکہ اپنے نفس کے لئے ہوگی اور جو لڑائیاں نفس کے لئے لڑی جاتی ہیں اس میں ظلم و تعدّی کے علاوہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔ تو اس ظلم و تعدّی کو روکنے کے لئے ہی اور اس سلامتی کو پھیلانے کے لئے ہی حکم ہے کہ تمہارا ہر کام خدا کی خاطر ہونا چاہئے۔

پھر دیکھیں انسانی ہمدردی کی انتہا۔ آپ ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دشمن کے منہ پر زخم نہیں لگانا۔ کوشش کرنی ہے کہ دشمن کو کم از کم نقصان پہنچے۔ قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنا ہے۔ غالباً جنگ بدر کے ایک قیدی نے بیان کیا کہ جس گھر میں وہ قید تھا اس گھر والے خود کھجور پر گزارا کرتے تھے اور مجھے روٹی دیا کرتے تھے اور اگر کسی بچے کے ہاتھ میں بھی روٹی آ جاتی تھی تو مجھے پیش کر دیتے تھے۔ اس نے ذکر کیا کہ مَیں بعض دفعہ شرمندہ ہوتا تھا اور واپس کرتا تھا لیکن تب بھی (کیونکہ یہ حکم تھا، اسلام کی تعلیم تھی) وہ باصرار روٹی مجھے واپس کر دیا کرتے تھے کہ نہیں تم کھاؤ۔ تو بچوں تک کا یہ حال تھا۔ یہ تھی وہ سلامتی کی تعلیم، امن کی تعلیم، ایک دوسرے سے پیار کی تعلیم، دوسروں کے حقوق کی تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے اپنی امت میں قائم کی۔ اور بچہ بچہ جانتا تھا کہ اسلام امن و سلامتی کے علاوہ کچھ نہیں۔ پھر کسی بھی قوم سے اچھے تعلقات کے لئے اس کے سفیروں سے حسن سلوک انتہائی ضروری ہے۔ آپؐ کا حکم تھا کہ غیر ملکی سفیروں سے خاص سلوک کرنا ہے۔ ان کا ادب اور احترام کرنا ہے اگر غلطی بھی ہو جائے تو صرف نظر کرنی ہے، چشم پوشی کرنی ہے۔ پھر اس امن قائم کرنے کے لئے فرمایا کہ اگر جنگی قیدیوں کے ساتھ کوئی مسلمان زیادتی کا مرتکب ہو تو اس قیدی کو بلا معاوضہ آزاد کر دو۔ تو یہ احکام ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام کی جنگیں برائے جنگ نہ تھیں بلکہ اسلام کے لئے، اللہ تعالیٰ کے لئے تھیں۔ آزادی ضمیر و مذہب کے قیام کے لئے تھیں اور دنیا کو امن و سلامتی دینے کے لئے تھیں۔

پھر قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں قرآنی تعلیم ہے کہ اگر کسی قیدی کو یا غلام کو فدیہ دے کر چھڑانے والا کوئی نہ ہو اور وہ خود بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو فرمایا وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا وَّاٰتُوْھُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰہِ

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد | شہروز | مسرُور

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5 SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

الَّذِیْ اٰتٰکُمْ (النور:34) یعنی تمہارے غلاموں یا جنگی قیدیوں میں سے جو تمہیں معاوضہ دینے کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں تو اگر تم ان میں صلاحیت پاؤ کہ ان میں یہ صلاحیت ہے، ان کو کوئی ہنر آتا ہے کہ وہ اس معاہدے کے تحت کوئی کام کر کے اپنی روزی کما سکتے ہیں تو تحریری معاہدہ کر لو اور ان کو آزاد کر دو اور وہ مال جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اس سے بھی کچھ انہیں دو۔ یہ جو جنگوں کا خرچ ہے کیونکہ اس وقت انفرادی طور پر پورا کیا جاتا تھا تو جس مالک کے پاس وہ غلام ہے وہ اس کا، کچھ خرچ برداشت کرے یا وہ نہیں کرتا تو مسلمان اکٹھے ہو کر اس کے لئے سامان کر دیں اس طرح اس کو آزادی مل جائے یا لکھ کر آزادی مل جائے یا اگر اس کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے تو جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی اپنے پاس سے پوری کر دو تا کہ وہ آزادی سے روزی کما سکے اور اس طرح معاشرے کا آزاد شہری بنتے ہوئے ملکی ترقی میں بھی شامل ہو سکے کیونکہ اس کا ہنر اس کو فائدہ پہنچانے کے ساتھ ملک کے بھی کام آرہا ہوگا۔

تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیرنے والی ہے۔ ہر ایک کو آزادی دلوانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت تعلیم کے جو مختلف پہلو ہیں (جو مختلف خطبات میں بیان کئے ہیں) ان کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسلام کی روشن اور حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

اس وقت ایک افسوسناک اعلان کروں گا۔ ڈنمارک کے ہمارے ایک مخلص فدائی احمدی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب 25 جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ کے والد عیسائی پادری تھے۔ خود بھی یونیورسٹی میں کرسچین تھیالوجی (Christian Theology) کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، عیسائیت کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے بھی پادری بننا تھا۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد اچانک ان کی زندگی میں انقلاب آیا اور 1955ء میں جب آپ یونیورسٹی کے فائنل امتحان کی تیاری کر رہے تھے آپ نے عیسائیت کو ترک کیا اور اسلام قبول کیا۔ جس کے بعد پھر 1956ء میں ہمارے مبلغ کمال یوسف صاحب سے رابطہ ہوا جو ان دنوں میں سویڈن میں تھے، ان کے ذریعہ پھر پوری تحقیق کر کے 1958ء میں خلافت ثانیہ میں آپ نے بیعت کی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ پھر 1958ء میں ہی آپ نے وصیت کی توفیق پائی اور اس طرح یہ سکینڈے نیوین ممالک میں پہلے موصی تھے اور 1961ء میں اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست بھیجی اور 15 نومبر 1962ء کو آپ کا تقرر بطور اعزازی مبلغ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر وقت تک اس پر قائم رہے۔ ڈینش کے علاوہ انگلش، جرمن اور عربی زبان پر بھی ان کو عبور تھا اور قرآن کریم کا ڈینش ترجمہ بھی انہوں نے کیا جو پہلی بار 1967ء میں شائع ہوا۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ بھی انہوں نے جماعت کا کافی لٹریچر پیدا کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ ان کی بہت ساری خدمات ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کو کینسر تھا جس کی وجہ سے بیمار تھے۔ مجھے سلام اور دعا کے لئے پیغام بھی بھجواتے رہتے تھے۔ ہر خلافت سے ان کا ہمیشہ تعلق رہا۔ ان کی اہلیہ بھی 1960ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔ اہلیہ اور بیٹا ان کی یادگار ہیں۔

دوسرے مکرم استاذ صالح جابی صاحب جو سینیگال کے ہیں یہ یکم مئی کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ سینیگال کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور بڑے اچھے داعی الی اللہ تھے تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ آپ علاقے کے معروف عربی استاد اور عالم تھے اور آپ کے گاؤں اور نزدیک کے دوسرے دیہات سے لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے رہتے تھے۔ 1985ء سے انہوں نے بطور معلم جماعت کو اپنی خدمات پیش کیں اور اس عہد کو وفات تک نبھایا۔

اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد ان دونوں کی نماز جنازہ غائب پڑھوں گا۔ انشاء اللہ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

گولبازار ربوہ

فون 047-6213649

047-6215747

اِک نوید جاں فزا آئی

☆☆☆☆

اِک نوید جاں فزا آئی
جیسے رحمت کی پھر گھٹا آئی

جو تمنا تھی دل کی بر آئی
جو بھی چاہا تھا وہ غذا آئی

سنی آواز جب بھی دلبر کی
دل میں لذت میرے سما آئی

جب سے دل کو غنی بنایا ہے
میرے دامن میں اک غِنا آئی

جب سے راہِ خدا میں مال دیا
تب سے دولت بھی بے بہا آئی

جب بھی دیکھا ہے اس کے جلووں کو
اس کی دل میں میرے ثنا آئی

شکر جب بھی کیا ہے مومن نے
اس کے فضلوں کی پھر ہوا آئی

☆☆☆☆☆

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

جماعتوں میں وقف عارضی کو رواج دیں

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب گرامی محررہ یکم نومبر ۲۰۰۶ء میں ہدایت فرمائی ہے کہ:

''جماعتوں میں وقفِ عارضی کو بھی رواج دیں پختہ عمر کے بزرگوں کو تیار کریں جو اپنے قریب قریب کی جماعتوں میں جا کر تھوڑے تھوڑے عرصہ کے لئے وقف عارضی کریں اس سے تربیت کا کافی حصہ cover ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔''

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جماعتوں کو فارم وقف عارضی بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی جماعت میں وقف عارضی کے سلسلہ میں وسیع طور پر ماہانہ پروگرام ترتیب دیں اور خاص طور پر انصار بزرگوں کو تحریک کریں اور جو دوست وقف عارضی کے لئے جائیں اُن کی رپورٹ فارم وقف عارضی پر بھجوائیں اس کے علاوہ ہر واقف عارضی اپنی مکمل رپورٹ اور ایمان افروز واقعات الگ سے لکھیں جو وقف عارضی فارم کے ساتھ منسلک کئے جائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

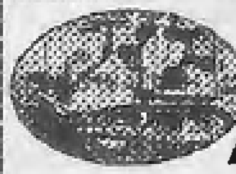

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra. Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

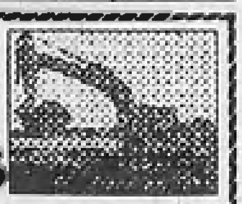

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

(......عطاء الرحمٰن خالد مدرس جامعہ احمدیہ قادیان......)

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ یہ ماہ رمضان نہایت مبارک مہینہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امتہ مسلمہ کو نصیب ہوا ہے۔ بہت ہیں جو اس ماہ صیام کے ظاہری خط وخال کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں اور تھوڑے ہیں جو اس کی روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ماہ رمضان کے روزوں کی روح کیا ہے اور اس کی کیسے حفاظت کی جاسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ سے بذریعہ دعا یہ مدد لی جاسکتی ہے کہ اے خدا تو ہماری روح عبادت (روزہ) کو زندہ رکھ اور زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ......الخ (البقرہ:۱۸۶) یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ اس میں یا (اس کے بارے میں) وہ قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس ہدایت کے لئے دلائل اور فرقان اپنے اندر رکھتا ہے۔ چنانچہ یہ مہینہ اس لحاظ سے بھی نہایت مبارک ہے کہ قرآن مجید کا نزول اس میں شروع ہوا اور حضرت جبرائیلؑ ہر سال ماہ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کرتے اور یہ مہینہ اس لحاظ سے بھی مبارک ہے کہ قرآن کریم میں رمضان المبارک کے بارے میں خصوصیت سے تذکرہ ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں اس مبارک کتاب کو متقیوں کے لئے ہدایت قرار دیا ہے اور دوسری طرف تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ماہ رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۝ (البقرہ:۱۸۴)

یعنی اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بنو۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ماہ رمضان میں قرآن کریم کی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق دوسرے مہینوں کی نسبت بہت زیادہ ملتی ہے اور اس برکت سے تقویٰ بھی حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک مومن اس ماہ مبارک کے روزوں کی برکت سے قرآن کریم کا سچا پیروکار اور خادم بن سکتا ہے۔

لفظ رمضان رَمَض سے نکلا ہے اور اس کے معنے ہیں سورج کی تپش یا حرارت۔ رمضان میں چونکہ ایک مسلمان کھانے پینے اور دیگر تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ اس کے مقابل روزہ رکھنے والے مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایت کے لئے ایک جوش اور حرارت پیدا ہوتی ہے لہٰذا جسمانی اور روحانی حرارتوں اور جوشوں کے ملنے سے رمضان ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔'' (بدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعودؑ رمضان کے روزوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو روحانی روٹی ملے مگر اس نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازہ اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔'' (بدر ۱۸ جنوری ۱۹۰۷ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خوشخبری دیتے ہوئے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگوں! تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستّر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ اور یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں) ہم نے حضورؐ سے سوال کیا۔ ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری انتظام کر سکیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ سے روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دیگا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیگا۔''

(مشکوٰۃ المصابیح)

رمضان المبارک مسلمانوں کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ یہ مہینہ روحانی موسموں کا موسم بہار ہے۔ کیونکہ رمضان شریف میں عبادات اپنی انتہائی منزل کو پہنچ جاتی ہیں۔ اس ماہ میں انسان کو اس مقصد کی طرف سفر کرنے کی سعادت ملتی ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ ایک سچا مسلمان اس ماہ کی برکت سے ایک نئی روحانی زندگی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس مہینہ کو پا کر بھی جو لوگ اس سے خالی ہاتھ نکل جاتے ہیں وہ بڑے ہی بدقسمت ہیں اور یہ بدقسمتی اور گھاٹا ایسا ہے جس کی تلافی اور بھرپائی کسی حال میں ممکن نہیں۔ کروڑوں مسکینوں کو کھانا کھلا کر حاصل کردہ نیکی بھی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہوسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

''بد بخت ہے وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گزرا اور اس نے اپنی بخشش نہ کروائی۔''

حقیقت یہی ہے کہ رمضان مبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دنوں کی بھوک پیاس اور پابندیاں برداشت نہ کرنے کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور دنیا کی زنجیروں میں پہلے سے بھی زیادہ جکڑے جاتے ہیں۔ اور مادہ پرستی کے دلدل میں غرق ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے یہ مصرعہ کہا گیا کہ:

''اب کے بھی دن بہار کے یوں ہی گذر گئے۔''

ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے یا اس کی مشابہت اختیار کرنے کا بہترین موقع ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس طرح سے اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتی ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص غیبت، چغلخوری، جھوٹ اور بدگوئی وغیرہ بری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت، لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہوسکتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔

''کند ہمجنس با ہمجنس پرواز''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۷۹)

رمضان المبارک کی بے شمار برکات میں سے چند برکتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) ایک روزہ دار آخری شب میں اُٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے اور سحری کے وقت کھانا کھا کر روزہ شروع کرتا ہے۔ چنانچہ سحری کھانے والے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے کہ ''تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً (بخاری و مسلم) یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲-روزہ دار روزہ کی حالت میں ہر حلال چیزوں پر صبر کرتا ہے اور منکر چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ جھوٹ، بدگوئی اور جھگڑے سے خود کو بچاتا ہے۔ لہٰذا اس پاک تبدیلی کی برکت سے اس میں روحانیت پیدا ہوتی ہے۔

۳-پنجگانہ نمازوں کے علاوہ درود شریف اور ذکر الٰہی میں وقت گذارتا ہے اس لئے اس میں ایک روحانی وجود جھلکنے لگتا ہے۔

۴-غرباء اور مساکین کی امداد کرتا رہتا ہے اور صدقہ خیرات کثرت سے کرنے کی سعادت پاتا ہے جس کی برکت سے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرتا ہے۔

۵-ایک روزہ دار کو ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کی تلاوت کا موقع ملتا ہے اور قرآن کریم پر غور و فکر کے ذریعہ سے وہ قرآن کریم کے انوار و ہدایات سے بھرپور حصہ پاسکتا ہے۔

۶-اسی ماہ مبارک میں لیلۃ القدر کی خوشخبری دی گئی ہے اور اگر کسی روزہ دار کو اپنی ہمت اور کوشش کے ساتھ بجا لانے والی عبادات اور خدا کے فضل سے یہ رات نصیب ہو جائے تو وہ اپنی زندگی کے مقاصد کو حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔

اسی طرح سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان تمام شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے پورے ایمان و اعتقاد کے ساتھ ماہ رمضان کے تمام روزے رکھتا ہے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

یہ عظیم خوشخبری ہے۔ غُفِرَلَہٗ مَاتقدَّم مِنۡ ذَنۡبِہٖ یعنی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

ایک مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ جو عہد کرتا ہے اسے ہر حال میں پورا کرتا ہے اور پورا کرنے کی بھرپور کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ماہ رمضان رحمت، مغفرت اور آگ سے نجات کا مہینہ ہے اگر اسی ماہ مبارک میں ہم میں سے کوئی اپنے خدا رحیم سے یہ عہد کرے کہ وہ اپنی کمزوریوں اور خطاؤں میں سے جس قدر ہو سکے چند کمزوریوں کو اس ماہ کے روزوں کے دوران ہمیشہ کے لئے ترک کرنے کا عہد کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے عہد میں برکت دیگا اور اس کو یہ توفیق دیگا کہ وہ ان کمزوریوں سے نجات حاصل کر سکے جنہیں ترک کرنے کا اس نے عہد کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاح نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینے میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہئے کہ میں آئندہ ایسی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی، مقامی امراء سے عدم تعاون، جھوٹ بولنے کی عادت، کاروبار میں دھوکہ دہی کی عادت، بہتان تراشی، وعدہ خلافی، رشوت ستانی، فحش کلامی، گالی گلوچ، غیبت، بدنظری، ہمسائیوں کے ساتھ بدسلوکی، بیوی کے ساتھ بدسلوکی، والدین کی خدمت میں غفلت، عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز، بے پردگی، بچوں کی تربیت میں غفلت سگریٹ اور حقہ نوشی، سینما دیکھنے کی عادت، سودی لین دین وغیرہ سینکڑوں کی قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہوں گا۔ اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اسی طرح نباہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔

اے زمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو آنے والا رمضان المبارک نہایت مبارک کرے اور ہمیں پورے ایمان و اخلاص کے ساتھ ماہ صیام کے تمام روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام عالم اسلام کی امن وسلامتی و غلبہ اسلام واحمدیت کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

صدقۃ الفطر

نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال جماعتوں کو صدقۃ الفطر کی موجود الوقت شرح سے مطلع کیا جاتا ہے۔

ازروئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ (قریباً دو کلو سات سو پچاس گرام) غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے۔ جو شخص پوری شرح سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نہیں کر سکتا وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔

قادیان اور اس کے مضافات میں فصل کے وقت کی قیمت کے مطابق -/900 فی کوئنٹل کے حساب سے پونے تین کلو غلہ گندم صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/22 اور نصف شرح -/11 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

بمطابق ہدایت مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن صدقۃ الفطر میں وصول ہونے والی مجموعی رقم کا 1/10 حصہ ہر صورت میں مرکزی ریزرو فنڈ حصہ جائیداد میں جمع ہونا چاہئے بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

قدیم اشیاء کی عمر معلوم کرنے کا طریقہ

(احمد مستنصر قمر۔ پاکستان)

ارضیاتی سائنس میں قدیم اشیاء کی عمر کی تعیین کے لئے جو طریق رائج ہیں انہیں سائنسدان Dating Methods کا نام دیتے ہیں۔ ارضیاتی ساخت کا مطالعہ کرنے والے سائنسدانوں نے انہی طریق کی مدد سے زمین کی عمر کا تعین کرتے ہوئے اسے چار سے چھ ارب سال پرانی قرار دیا ہے۔ ان سائنسدانوں کے نزدیک زمانہ قدیم سے ارضیاتی ماحول میں رونما ہونے والی تمام بری تبدیلیوں، پہاڑی سلسلوں کی نشوونما اور بڑھوتی، سمندروں کا چھوٹا اور بڑا ہونا، براعظموں کا سیلابوں کا شکار ہونا اور موسموں کی تبدیلی کے حوالے سے معلومات زمین کی ساخت میں محفوظ رہتی ہیں اور سائنٹیفک طریق پر پڑھی جا سکتی ہیں۔

انیسویں صدی تک ایسے اندازے سائنسدانوں کے نزدیک حتمی نہ تھے کیونکہ ان کے حاصل کرنے کے طریق پوری طرح قابل اعتماد نہ تھے۔ تاہم بیسویں صدی میں Radioactivity کی دریافت کے بعد سائنسدان اس قابل ہو گئے کہ کافی حد تک کسی چیز کی صحیح عمر کا درست اندازہ لگا سکیں۔ چنانچہ انہی Dating Methods کی بناء پر سائنسدانوں نے کرۂ ارض کی عمر چار سے چھ ارب سال بتائی ہے۔ جو کافی حد تک مستند تصور کی جاتی ہے۔ نیز زمین کی عمر کے اعتبار سے اور مختلف علاقوں میں اس کی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے چار بڑے تاریخی ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

۱- Pre-cambrian (زمین کی ابتداء اور پہلے تین کروڑ سال)

۲- Paleozoic (پہلے دور کے اختتام سے لے کر ۳ ارب ۳۰ کروڑ سال یعنی آج سے ۲۴۰ ملین سال قبل تک)

۳- Mesozoic (دوسرے دور کے اختتام سے لے کر ایک ارب ۷۵ کروڑ سال۔ یعنی آج سے ۶ کروڑ ۵۷ لاکھ سال قبل تک)

۴- Cenozoic (تیسرے دور کے اختتام سے لے کر آج تک)

اس وقت اشیائے قدیمہ کی عمر کی تعیین کے لئے چار بڑے طریق استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

۱- ڈینڈرو کرونالوجی

(Dendrochronology)

اس طریقہ کار میں درختوں کے تنوں کے اندر ایک سال میں بننے اور بڑھنے والے دائروں کی تعداد، چوڑائی وغیرہ کی مدد سے ماحولیاتی تبدیلیوں اور درختوں کی عمر کا تعین کیا جاتا ہے۔ ماہرین ارضیات انہی دائروں کی ساخت کا مطالعہ کرتے ہوئے گذشتہ تین سے چار ہزار سال کی ارضی تاریخ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۲- وارو اینیلیسس

(Varve Analysis)

اس طریقہ کار میں کسی ایک جگہ کھڑے پانی میں ہر سال بننے والی مٹی اور پتھروں کی تہہ کی موٹائی اور نوعیت کو دیکھتے ہوئے قدیم تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور بتایا جا سکتا ہے کہ کوئی اہم ارضیاتی یا ماحولیاتی تبدیلی اندازاً کس وقت رونما ہوئی ہوگی۔

۳- اوبسیڈین ہائیڈریشن ڈیٹنگ

(Obsidian Hydration Dating)

اس طریقے میں مختلف چیزوں پر جمنے والی پانی کے بخارات کی تہہ کی موٹائی اور نوعیت سے کسی چیز کی عمر کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس طریق پر دو سو سے لے کر دو لاکھ سال پرانی چیزوں کی عمر کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

۴- ٹی ایل ڈیٹنگ

(Thermoluminescence {TL} Dating)

اس طریقہ کار میں کسی دھات کے کرسٹل کے ایٹم میں قدرتی طور پر بڑھ جانے والے الیکٹرون کی تعداد یا ان کے کم ہو جانے کی تعداد کو دیکھتے ہوئے اس چیز کی عمر کا تعین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ بعض اور طریقے بھی قدیم اشیاء کی عمر کی تعین کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے Carbon-14 method جس میں کسی مادہ میں کاربن 14 کی مقدار سے اس چیز کی عمر کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار متعدد اشیاء پر قابل استعمال ہے۔

اسی طرح چند اور طریقے بھی اس میدان میں رائج ہیں۔ جو گہرے سائنسی علوم میں استعمال ہوتے ہیں اور اتنے عام نہیں ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ مئی ۲۰۰۷ء)

ارشاد نبوی ؐ

الصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

قادیان میں تقریب یوم آزادی

۱۵؍اگست قادیان کے میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں یوم آزادی کی تقریب شاندار طریق پر منعقد ہوئی۔ جس میں دور و نزدیک سے آئے سیکڑوں افراد نے شرکت کی قومی پرچم ترنگا جناب نریندر کمار بھاٹیہ صدر بلدیہ نے ساڑھے دس بجے لہرایا۔ اس موقعہ پر بچیوں نے قومی ترانہ گایا اور پولیس نے سلامی دی۔

اسٹیج پر میونسپل کمشنرز کے علاوہ شہر کی معزز شخصیتیں رونق افروز ہوئیں جماعت کی نمائندگی میں محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ اور مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم، مکرم عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ و میونسپل کمشنر، مکرم سید عزیز احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز ہوتے ہی اسٹیج سیکرٹری نے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آج ہمارے اندر ایک ایسا وجود تشریف فرما ہے جو جماعت احمدیہ کی انجمن کے صدر ہیں اور آپ عالمی شہرت یافتہ سائنسدان ہیں جو علم ہیئت کے ماہر ہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ آج آپ ہمارے ساتھ شامل ہیں اس کے بعد محترم حافظ صاحب سے درخواست کی کہ کھڑے ہوں تا کہ حاضرین آپ کو دیکھ سکیں چنانچہ موصوف کھڑے ہوکر حاضرین سے متعارف ہوئے بعدۂ تقریب کے دیگر پروگرام شروع ہوئے۔

مقررین میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو خطاب کا موقعہ دیا گیا اس پر مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے یوم آزادی کی اہمیت بتاتے ہوئے وطن عزیز بالخصوص قادیان میں رہنے والے باشندوں کے اتفاق اتحاد اور پیار و محبت کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ دنوں جب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات ہوئی تو سارا شہر ہی بلاتفریق افسوس کے اظہار کے لئے چلا آیا۔ اور کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا جس سے باشندگان شہر کے دلوں میں مرحوم و مغفور کی محبت اور آپ کی عزت و احترام کا پتہ چلتا ہے۔ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب نے اس موقعہ پر سب کا شکریہ ادا کیا اور آزادی کی مبارکباد دیتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

دیگر مقررین کے اظہار خیالات کے بعد جناب صدر بلدیہ نے بھی شہر کے تعلق سے بعض امور پر روشنی ڈالی اور یوم آزادی کی مبارک باد دی۔ اللہ کرے ہمارا شہر اور پورا وطن ہر دم ترقی کی جانب گامزن رہے۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے زیر صدارت مکرم عبدالقادر نبی صاحب نیار جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام ''الحق بلڈنگ'' مورخہ ۸؍جولائی بعد نماز عصر منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم محمد بشیر الدین صاحب گلبرگہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اور مکرم فضل الحق صاحب نے نعت صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ بعدۂ مکرم مشہور احمد صاحب طاہر، مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی اور خاکسار نے سیرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اس کے بعد عزیز سید بجیل احمد کاشف، عزیز سید عدیل احمد اور عزیزہ سلمٰی طفیل نے نظم پیش کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے سیرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد حاضرین مجلس کے لئے طعام کا انتظام تھا۔ اس جلسہ میں ۶ نومبائعین اور ۴ زیر تبلیغ احباب کو ملا کر کل ۱۵۸ احباب نے شرکت فرمائی۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ بمبئی)

یاری پورہ کشمیر: مورخہ ۱۴؍اپریل کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترم میر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راجہ طارق احمد معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم اعجاز احمد میر نے پڑھی بعدۂ خاکسار اعجاز احمد لون قائد مجلس کی تقریر کے بعد مکرم حاجی غلام نبی صاحب ناظر نے اپنے مخصوص انداز میں نعتیہ کلام پیش کیا اور مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ کی تقریر کے بعد مکرم فاروق احمد شاہ نے نظم سنائی۔ تیسری تقریر مکرم جمیل احمد صاحب خان معلم سلسلہ کی ہوئی تمام مقررین نے سیرت کے کئی پہلو بیان کئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے اسوہ رسول کو عملی زندگی میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا پر اجلاس کا اختتام ہوا اِس موقعہ پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(اعجاز احمد لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ)

ہفتہ قرآن مجید

ناصر آباد: مورخہ ۳۰؍جون کو محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان و محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی ناصر آباد کشمیر آمد پر تینوں (خدام۔ انصار۔ لجنہ) مجالس عاملہ کیساتھ ایک تفصیلی میٹنگ ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم فیاض احمد صاحب ڈار نے کی، نظم عزیز طاہر سریر نے سنائی بعدۂ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم، محترم مولانا محمد یوسف صاحب انور مدرس جامعہ احمدیہ خاکسار فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔

ہفتہ قرآن: اسی طرح مورخہ یکم جولائی تا ۷؍جولائی ہفتہ قرآن مجید منانے کی سعادت حاصل کی۔ اس ہفتہ میں مختلف موضوعات پر درج ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون، مکرم عبدالمنان صاحب زاہد، مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور، مکرم عبدالرشید لون صاحب، مکرم ظفر اللہ صاحب ملک معلم سلسلہ اور خاکسار، عزیز طاہر احمد نے تقاریر کیں۔ محترم صدر صاحب نے آخری اجلاس میں عظمت قرآن پر روشنی ڈالی بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ ناصر آباد کشمیر)

کڈلور نارتھ زون تامل ناڈو: جماعت احمدیہ کڈلور نارتھ زون تامل ناڈو نے مورخہ ۱؍جولائی تا ۸؍جولائی ہفتہ قرآن منعقد کیا۔ جس میں جماعت کے افراد اور لجنہ و ناصرات بھی شامل ہوئے اور ہر روز قرآن کے فضائل و برکات پر تقاریر ہوئیں۔ (کے ایم سید محمد صدر جماعت کڈلور)

یاری پورہ: مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ روزانہ مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب درس کے بعد تعلیمی، تربیتی کلاس لگاتی ہے جس کے تحت اعلیٰ تعلیم یافتہ خدام دینی، جدید سائنسی، تکنیکی، علمی معلومات خدام واطفال کو فراہم کرتے ہیں۔ یکم جولائی سے ۷؍جولائی تک تعلیم القرآن کلاسز کا خاص اہتمام کیا گیا۔ خدام کو قرآن کریم کے فیوض و برکات کے بارے میں حدیث نبویؐ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں فجر کی تلاوت کرنے، قرآن حکیم کو تدبر اور غور سے پڑھ کر خیر و برکت حاصل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی جاتی رہی۔ (اعجاز احمد لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ)

کانپور: سرکل کانپور میں یکم سے ۷ جولائی تک ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جن جگہوں پر مسجد تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سات دن تک درس و تدریس میں قرآن کی اہمیت، فضیلت، برکت اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی۔ محترم نائب امیر صاحب کی صدارت میں گاؤں کروم نومبائع جماعت میں ہفتہ قرآن کی تقریب رکھی گئی جس میں وہاں کے پردھان دیس راج بھارتی اور معززین کو مدعو کیا گیا نائب امیر صاحب نے طلباء کی قرآن بسم اللہ اور آمین کروانے کے ساتھ ساتھ پروگرام کو تشکیل دیا۔ حاضر ہندو بھائیوں اور اشخاص کو جماعتی تعارف کروایا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ہندو بھائیوں نے بہت دلچسپی سے پروگرام سنا۔ جماعت کی تعریف بھی کی اسی طرح کانپور میں شفیع حال میں بھی ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس کی صدارت مکرم نائب امیر صاحب نے کی اور سات بچوں کو قرآن مکمل کرنے پر حوصلہ افزائی کے لئے انعامات بھی دیئے گئے۔ (محمد مختار علی سرکل انچارج کانپور)

نوٹ: مکرم مختار احمد صاحب ایک سڑک حادثہ میں شہید ہوگئے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اہلیہ و بچگان اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور حامی و ناصر ہو۔ (ادارہ)

حیدر آباد میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام امسال بھی مورخہ ۶؍مئی سے مسجد احمدیہ فلک نما میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی افتتاحی تقریب مورخہ ۶؍مئی کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید، عہد خدام واطفال دہرانے کے بعد محترم امیر صاحب نے خدام واطفال کو کیمپ سے بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلائی اور نصائح فرمائیں۔ اُس کے بعد دُعا ہوئی۔

جلسہ یوم والدین: مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدر آباد نے مورخہ ۱۳؍مئی کو مسجد احمدیہ فلک نما میں جلسہ یوم والدین کا انعقاد کیا۔ جلسے کی کارروائی صبح ۱۱ بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید فرید احمد غوری نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اُس کے بعد خدام و اطفال کا عہد دہرایا گیا۔ نظم مکرم اعجاز احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مکرم مولوی غلام عاصم الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید، مکرم فاروق احمد گنائی معلم وقف جدید اور خاکسار نے بعض تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے خطاب کیا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کو مجلس کی طرف سے دوپہر کے کھانا کی دعوت کی گئی اور اطفال کی طرف سے کلو جمیعًا کیا گیا۔

میڈیکل کیمپ: افتتاحی تقریب کے بعد فری میڈیکل چیک اپ کیمپ رکھا گیا تھا۔ محترم ڈاکٹر خواجہ سعید احمد انصاری، مکرم ڈاکٹر ماجد احمد صاحب نے خدام واطفال، ناصرات، اور انصار کا عمومی معائنہ کیا۔ اور محترم ڈاکٹر انصاری صاحب نے مریضوں کو اپنی طرف سے فری ادویات بھی تقسیم کیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں ڈاکٹروں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میڈیکل کیمپ میں کل ۱۶۰ افراد کا چیک اپ ہوا۔ اس دن نماز ظہر وعصر اور کھانے کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ ۷؍مئی تا ۲۰ مئی لگاتار تربیتی کلاسوں کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اطفال کے دو گروپ اور خدام کا ایک گروپ بنا کر قرآن کریم ناظرہ، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، دینی معلومات، اردو سکھانے اور جنرل نالج کے موضوع پر کلاسوں کا اہتمام کیا گیا۔ کلاسیں صبح ۱۰ بجے تا ۱ بجے دوپہر تک ہر روز جاری رہیں۔ نماز ظہر کے بعد تمام بچوں کو دوپہر کا کھانا کھلایا جاتا رہا۔ پندرہ روزہ تربیتی کلاسوں کے لئے محترم مولوی شمس الدین صاحب، مکرم شیخ ابراہیم صاحب، مولوی عاصم الدین صاحب، غلام نعیم الدین صاحب، مولوی فاروق احمد گنائی صاحب اپنی خدمات کو پیش کیا۔ ہر روز خدام واطفال کے علاوہ ۳۰ ناصرات نے اس تربیتی کیمپ سے استفادہ کیا۔

صنعتی نمائش اطفال: مورخہ ۲۶رمئی کو اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ فلک نما میں صنعتی نمائش کا انعقاد صبح ۱۱ بجے کیا گیا۔ اس میں ۴۲ اطفال نے اپنے ہاتھوں سے نہایت ہی دیدہ زیب ماڈل تیار کر کے لائے۔ جس میں مسجد بیت الفتوح، منارۃ المسیح اور تاج محل کے ماڈل قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔ صنعتی نمائش کے بعد ساڑھے بارہ بجے کیمپ کا اختتامی اجلاس منعقد کیا گیا۔ ۲۶رمئی کو یہ پروگرام مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش کی زیر صدارت مسجد احمدیہ فلک نما میں منعقد کیا گیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد خدام مکرم انور احمد صاحب غوری قائد مجلس نے اور اطال کا عہد مکرم ظفر احمد منظور ناظم اطفال نے دہرایا۔ اُس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب نے نظم سنائی۔ نظم کے بعد خاکسار نے اطفال اور خدام اور حاضرین جلسہ کو تربیتی موضوع پر چند باتیں بتائیں۔ اُس کے بعد صوبائی قائد صاحب نے خدام و اطفال کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی بعض نصائح پڑھ کر سنائے۔ دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔ دُعا سے قبل کیمپ میں شامل ہونے والے تمام خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

درخواست دُعا

مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب حیدرآباد (اعانت بدر ۴۰۰ روپے)۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ حیدرآباد (۲۵۰ روپے)۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب (۳۰۰ روپے)۔ مکرم قدرت اللہ غوری صاحب (۵۰۰ روپے)۔ مکرمہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ (۲۰۰ روپے)۔ مکرمہ راشدہ تنویر صاحبہ (۳۰۰ روپے) اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اولاد کے نیک صالح، خادم دین ہونے کے لئے، نیک مرادیں پوری ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم اطہر جاوید صاحب ساکن شملہ کا نکاح عزیزہ عارفہ زیبا بنت مکرم انیس احمد صاحب دانی آف پردا (چھتیس گڑھ) کے ہمراہ 75000 روپے حق مہر پر ۱۰ راگست کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (نصر اسلام۔ شملہ)

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

مسئلہ فلسطین عالم اسلام کے لئے ایک المناک ترین سانحہ

یوں تو دنیا کے سامنے بہت سے مسائل حل طلب ہیں خاص کر یو این او اور سلامتی کونسل کے سامنے بھی وقتاً فوقتاً یہ مسائل آتے رہتے ہیں۔ مسئلہ فلسطین بھی ایک اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ جس کو حل کئے بغیر دنیا میں امن شانتی قائم نہیں ہو سکتی۔ خاص طور سے عرب کے ان علاقوں میں جہاں اس وقت فوج اور لوگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ جیسے فلسطین، عراق، لبنان اور افغانستان وغیرہ۔ ویسے تو بعض افریقن ممالک میں بھی حالات ابتر ہیں لیکن اس وقت سب سے اہم مسئلہ فلسطین کا ہے کیونکہ یہاں فلسطین کے اندر اپنے ہی دو بڑے گروپ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں چند دنوں میں ہی کافی مالی جانی نقصان ہو چکا ہے صلح و سمجھوتہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر فلسطینی آپس میں اکٹھے کیوں نہیں ہیں۔ اُن میں اتفاق اتحاد کیوں نہیں ہے باوجود اس کے کہ اسرائیل اُن پر بے تحاشا ظلم کر رہا ہے اُنہیں گرفتار کر کے جیل خانوں میں بند اذیتیں دے رہا ہے ان پر ہر طرح کے حملے کئے جاتے ہیں اور فلسطینی علاقہ میں اسرائیل کی فوج بلا روک ٹوک گھس کر چن چن کر نو انوں اور حماس کے لیڈروں کو گرفتار کرتی ہے اب تک سینکڑوں نہیں ہزاروں معصوم فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور اربوں روپے کی جائیداد تباہ کر دی گئی ہے ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ان حالات کے باوجود فلسطینی عرب کیوں متحد نہیں ہوتے ہیں؟

بین الاقوامی برادری نے اور خود عرب ممالک خاص کر او آئی سی نے فلسطین کے مابین آپسی سمجھوتہ کے لئے کئی بار کوشش کی ہے یہاں تک کہ حماس اور الفتح کے نمائندوں نے مکہ مکرمہ میں سعودی عرب کے شاہ کے سامنے سمجھوتے پر دستخط بھی کئے مگر چند دن بعد ہی وہ سمجھوتہ بھی ختم ہو گیا۔ شروع شروع میں فلسطینی عوام نے ذلت کی زندگی اور یہود کی ماتحتی پر آزادانہ موت کو ترجیح دی اور مرنے کے لئے تیار تھے مگر سر جھکانے کے لئے تیار نہ تھے مگر اب حالت یہ ہے کہ کے معاملے میں ایک گروپ نرم پالیسی اپنانے کے حق میں ہے دوسرا سخت۔ مطلب یہ ہے کہ امریکہ اور دیگر ممالک کے دباؤ کے پیش نظر الفتح گروپ کا جھکاؤ اسرائیل کی طرف نظر آتا ہے جبکہ حماس قطعاً اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ گویا اسرائیل اور امریکہ نیز اُن کے ساتھی اپنے مقصد میں کسی حد تک کامیاب ہوتے نظر آتے ہیں کہ فلسطینی عوام میں دراڑ پیدا ہو چکی ہے جو کہ اب کھل کر سامنے آگئی ہے۔

دوسری بڑی وجہ جو فلسطین کی راہ میں روک بن رہی ہے وہ بہت اہم اور قابل غور ہے۔ فلسطین کے متعلق قرآن مجید میں ایک پیشگوئی ہے کہ مسلمانوں کا آخری غلبہ تا قیامت رہے گا۔ لیکن یہ پیشگوئی پوری کیوں نہیں ہو رہی ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں۔

بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کے متعلق کئی پیشگوئیاں فرمائی ہیں کہ مسلمان لوگ خدا اور اُس کے نبی اور اس کی کتاب قرآن مجید کی تعلیم کو بھول جائیں گے اور مسلمان ہو کر بھی یہود اور نصاریٰ صفت ہو جائیں گے اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا قرآن کریم کے الفاظ ایسے وقت میں خدا کی طرف سے ایک مامور حضرت امام مہدی آئیں گے وہ دوبارہ دین کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں گے۔ چنانچہ وقت پر وہ خدا کا مامور آیا مگر افسوس کہ ان لوگوں نے اس کی مخالفت کی اور انکار کیا جس کی وجہ سے یہ خدا کی نعمتوں اور مدد و نصرت سے محروم رہے اور محروم چلے آرہے ہیں جبکہ اس کے برعکس جماعت احمدیہ اس وقت ۱۸۵ ممالک میں پھیل گئی ہے اور کروڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک امام اور ایک نظام ہے سب ایک نظام کے تحت چلتے ہیں مگر مسلمان ساری دنیا میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ پیشگوئی کے تحت ایک دن مسلمان ضرور آخر کار ارض مقدسہ پر غالب آئیں گے اور ان کا یہ غلبہ تا قیامت رہے گا۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے اور ارشاد خداوندی عِبَادِی الصّٰلِحُوْنَ کے مصداق بن جائیں۔ تفسیر کبیر میں سورۃ الانبیاء کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ارض مقدس کے وارث اللہ کے نیک بندے ہوں گے مطلب یہ ہے کہ بائیبل میں جو پیشگوئی تھی کہ صرف خدا کے نیک بندے ارض مقدس میں رہیں گے اس سے کوئی اُس وقت دھوکہ نہ کھائے جب کہ بنی اسرائیل اُس ملک پر غالب آجائیں گے کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑا تو پھر خدا کے بندے اس ملک پر غالب آجائیں گے۔ بہر حال اس میں مسلمانوں کے لئے ایک پیغام ہے اگر تم نے کبھی عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کو چاہئے کہ پھر عبادت گذار بن جائیں اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آجائیں گے۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ جب دوبارہ رحمت الٰہی جوش میں آجائے گی مسلمان دوبارہ فلسطین پر غالب آجائیں گے۔

بہر حال یہ تو خدا کا وعدہ ہے کہ اللہ کے نیک بندے ہی فلسطین کے وارث ہوں گے اور یہ وعدہ کسی نہ کسی وقت ضرور پورا ہوگا۔ کسی کی کوئی طاقت اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ خدا کی تقدیر ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے پہلے سے نیک فطرت مسلمانوں کے لئے دعا کی ہے اور یقیناً یہ دعا کبھی رد نہیں ہوگی دنیا اس دعا کو قبول ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی روس یا امریکہ کوئی بھی اسرائیل کو فائدہ نہ دے گا۔ پس مسلمان قوم کو چاہئے کہ وہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے مستحق بننے کی کوشش کریں اور نیک بنیں اور آپسی بھید بھاؤ اور اختلافات اور رنجش کو ختم کریں اور ایک دوسرے کے ہمدرد بن جائیں قرآنی تعلیم کے مطابق خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اس امام اور جماعت کی تلاش کریں جس کے بارے میں قرآن و احادیث میں خوشخبری کسی نہ کسی رنگ میں دی گئی ہے۔

کہ اے مسلمانو جب امام مہدی آئیں گے ان کے پاس جانا اور بیعت کرنا اور میرا اسلام کہنا خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

ہائے افسوس اس وقت فلسطین کے مسلمان ایک ظالم اسرائیل کی حکومت کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں وہ بے تحاشا اُن پر ظلم کر رہی ہے دوسری طرف امریکہ بھی اپنے دجالیت کے حربے استعمال کرنے سے باز نہیں آرہا۔ پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے بانی اسلامؐ کے اسوہ حسنہ پر چلیں اور جو تعلیمات قرآن میں ہیں اُن پر عمل کریں اور وقت کے امام کو شناخت کریں تو یقیناً وہ مستقل طور پر فلسطین میں کامیاب ہوں گے۔

مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

فلسطین میں دو گروپوں کی آپسی لڑائی میں تیسرے کو فائدہ ہو رہا ہے اب امریکہ اور اسرائیل نے پابندیاں ہٹانی شروع کر دیں ہیں اور الفتح والی قیادت کو امداد دینے کا اعلان کر دیا۔ اگر فلسطین والوں۔ نے یہی کرنا تھا تو پہلے ہی ایسا کرتے۔ آج تک جو معصوم ہزاروں فلسطینی اسرائیلی حملوں میں مارے گئے اور ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئیں، ہزاروں بچے یتیم ہو گئے اور ہزاروں لوگوں نے اب تک فلسطین کی یکجہتی اور آزادی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں اور اربوں روپے کی جائیدادیں تباہ ہو چکی ہیں اس کا کون ذمہ دار ہوگا؟ کیا آج تک جو فلسطین کی عوام نے قربانیاں دی ہیں وہ سب رائیگاں گئیں اُس کا صرف اتنا مقصد تھا کہ اسرائیل اور امریکہ سے سمجھوتہ کر لیا جائے اور اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیا جائے یہ تو پہلے ہی دن ہو سکتا تھا۔ پھر اتنا خون خرابہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

قرآن مجید کی پیشگوئی پھر کیسے پوری ہو سکتی ہے کہ ایک وقت آئے گا فلسطینی لوگ دوبارہ فلسطین پر غالب آجائیں گے۔ ہائے افسوس مسلمانوں پر کہ انہیں خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی باتوں پر یقین بھی نہ رہا۔

ادھر عالم اسلام فلسطین کے حالات سے دو چار ہے۔ گذشتہ دنوں ۲۰ جون کو پاکستان ٹی وی نے نیوز مارننگ پروگرام میں فلسطین کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ امریکہ نے کہا کہ تم اسرائیل کو تسلیم کرو ہم تمہیں ایک اسٹیٹ کی منظوری دے دیتے ہیں۔ گفتگو میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ مسلمانوں کی لیڈر شپ ہی نہیں تو کون بات کرے عرب ممالک نے اپنا پیسا مغربی بنکوں میں جمع رکھا ہے وہ وہاں سے نکال کر مسلم ممالک کو دے دیں بہر حال اب مسلمان ایک سچی اور نیک قیادت کی تلاش میں ہیں مگر انہیں وہ میسر نہیں ہے۔

(محمد یوسف انور مدرس جامعہ احمدیہ قادیان)

جماعت احمدیہ بینن کے
19 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ بینن)

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو امسال اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ اگرچہ یہ بینن کا 19واں جلسہ تھا مگر بستان مہدی (جو کہ 30 ہیکٹر جگہ ایک مخلص احمدی دوست نے جماعت کی خدمت میں پیش کی ہے اور حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس کا نام بستان مہدی رکھا ہے) میں یہ پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اور کسی بھی جگہ پر پہلی بار کسی چیز کا انعقاد اپنی ہی اہمیت اور خاصیت کا حامل ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ جلسہ بھی ایک الگ نوعیت کا رہا۔

دسمبر 2006ء میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم رافیو اوگندارے کا تقرر افسر جلسہ سالانہ کے طور پر ہوا تو اس کے ساتھ ہی جلسہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ ایک طرف مبلغین و معلمین کرام نے جماعتوں کے دورے کر کے جلسہ کی اہمیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی ضرورت اور برکات لوگوں کو بتانا شروع کیں تو دوسری طرف محترم افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ امیر صاحب کے ساتھ مل کر پروگرام اور جلسہ گاہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

پہلا دن: ۶/اپریل ٹھیک دو بجے مکرم اصغر علی بھٹی صاحب امیر جماعت بینن نے خطبہ جمعہ دیا جس میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور آنے والوں کو نصائح کیں۔ جمعہ وعصر کی نمازوں اور کھانے وغیرہ کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ اور ٹھیک پانچ بجے محترم احمد شمشیر سوکیہ صاحب، ممبران مجلس عاملہ کے ساتھ پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے اور پرچم کشائی کے بعد دعا ہوئی۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب، نمائندہ حضور انور کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ایک طفل نے پڑھا اور پھر افسر جلسہ سالانہ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا جس کے بعد محترم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے افتتاح خطاب فرمایا جس میں آپ نے اسلام کے پرامن مذہب ہونا بیان فرمایا جس میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور تاریخ اسلام کے واقعات سے وضاحت فرمائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ اس سیشن کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

رات کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کی وساطت سے سنا اور دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ بینن وغیرہ دکھائے گئے۔ یہ سلسلہ رات ساڑھے گیارہ بجے تک چلا۔

دوسرا دن: دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب لوکل مشنری نے انفاق فی سبیل اللہ کی حکمت اور برکات پر درس دیا۔

صبح سے ہی موسلادھار بارش کی وجہ سے لوگوں کو پنڈال کے مرمت شدہ حصہ کے نیچے سٹیج کے قریب جمع کیا گیا۔ گو یہاں بھی لوگوں کے پاؤں کے نیچے پانی جمع تھا۔ سٹیج پر صرف ایک کرسی رکھ دی گئی جس میں مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح تشریف فرما ہوئے باقی سب دوست کھڑے رہے اور دو گھنٹے اس تقریب میں گزارے۔

اس موقع پر باوجود حالات کے سب لوگوں نے خلیفۃ المسیح کے نمائندہ کی طرف توجہ کی۔ تلاوت قرآن کریم اور ایک پنجابی نظم کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی برکات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا امتیاز کہ ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلیٰ معیار قائم ہے اس پر ایک پر جوش تقریر کی۔ آخر پر پانچ نکاحوں کا اعلان کیا گیا اور دوران سال مختلف جہتوں سے سبقت لے جانے والی جماعتوں کے اعلانات ہوئے۔ اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا ہوتے ہیں تمام احباب ایک دوسرے سے گلے ملتے ہوئے جدا ہوئے۔

جلسہ سالانہ بینن 2007ء کے بعض اہم پہلو

❁...... امسال جلسہ سالانہ میں پانچ ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔

❁...... اس جلسہ میں بینن کی 125 جماعتوں کے 2990 نمائندگان نے شرکت کی۔

❁...... اس جلسہ میں شرکت کی غرض سے چار ریجنز کے 23 افراد سائیکلوں پر آئے جن میں سے بعض نے 117 کلومیٹر کا دشوار گزار سفر طے کیا۔

❁...... بعض احباب نے 630 کلومیٹر کا فاصلہ مسلسل دو دن ٹرکوں میں کھڑے رہ کر بڑے صبر اور حوصلہ سے طے کیا۔

❁...... امسال جلسہ کی تمام کارروائی تین قومی اخباروں اور دو ریڈیوز نے کوریج دی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین اور کارکنان جلسہ کو اجر عظیم سے نوازے، ہمارے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور ہمارا ہر قدم ہر لحاظ سے آگے کی طرف بڑھتا رہے اور ہمارے کاموں پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظریں پڑتی رہیں۔ آمین ثم آمین۔ ❁❁❁

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ .... از صفحہ 16

ہوئیں۔ بلوچستان میں ۲۵ لاکھ آدمی بے گھر ہوئے ۸۰ ہزار گھر تباہ ہو گئے ہزاروں اموات ہوئیں جون میں بنگلہ دیش میں بڑی تباہی والا طوفان آیا۔ جولائی میں بھارت میں سیلاب آیا جولائی میں ہی برطانیہ میں سیلاب آیا جس سے آدھا یو کے ڈوب گیا۔ پاکستان میں آسمانی بجلی گرنے سے تباہی ہوئی۔ جاپان میں 6.8 قوت کا زلزلہ آیا۔ اگست میں امریکہ میں بڑا طوفان آیا جس سے کئی عمارتیں ٹوٹ گئیں چین میں ایک بڑا طوفان آیا جس سے پل اور شاہراہیں تباہ ہو گئیں۔ نارتھ کوریا میں بارشوں اور فلڈ سے تباہی ہوئی۔ پیرو میں زبردست زلزلہ آیا۔ پاکستان میں پھر سیلاب آیا۔ آسٹریلیا میں ایسا زبردست طوفان آیا کہ موٹرویز بہہ گئیں۔ بورے کینا فاسو میں بارش سے خوفناک تباہی ہوئی جس سے دو لاکھ آدمی بے گھر ہوئے۔ پھر بحیرہ عرب میں طوفان آیا۔ جنوبی افریقہ میں طوفان آیا۔ فرمایا یہ سارے واقعات ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ کی تقدیر اب اپنا کام کر رہی ہے اور انسان کو ایک خدا کی پہچان کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔

فرمایا خطبہ کے شروع میں میں نے جس آیت کی تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں۔ فرمایا اس بات کو سوچیں اور اس کی وجہ تلاش کریں کہ کیوں خدا کا عذاب بھڑک رہا ہے اس آواز دینے والے کی آواز پر غور کریں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ اس کی اس آواز پر بھی غور کریں کہ آواز دینے والے نے یہ اعلان کیا تھا کہ ”اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کر دوں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے ....خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔“

پس یہ پیغام ہے جو دنیا میں ہر احمدی نے پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی حقیقی پہچان کی توفیق بخشے اور دنیا کو خدائے واحد و یگانہ کی پہچان کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔

☆☆☆☆☆☆

سب ہیں تمنّائی، وہ آئے

☆☆☆☆☆

سب ہیں تمنائی، وہ آئے، تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں
مَن میں اِک یہ جوت جگائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

جس میں نور کی بارش بھی ہے آسمان کا پانی بھی
اس بادل کے سائے سائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

ایک اسی کو اپنا کہیں، سب ورنہ تو اس دنیا میں
کچھ کے اپنے کچھ بے پرائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

اُس کے دل کی دیواروں میں ساری دنیا بستی ہے
اُس کے محبت کے ہمسائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

یہ اُس چاند کی مرضی ہے وہ کس آنگن میں اُترے گا
اپنی آس کا دیپ جلائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

جانیں کیا کہ اشک ملیں گے یا کہ اس کے درشن بھی
آنکھوں کے کشکول اُٹھائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

اس چوکھٹ پہ جیون مہکیں، خوابوں کو تعبیر ملے
اس در پر جھولی پھیلائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

کچھ بھی نہیں ہے عابد تو کیوں محفل کے آئینوں میں
اِن کو دیکھ کے کچھ شرمائے تم بھی ہو اور ہم بھی ہیں

(پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب)

(بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا مارچ/اپریل ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16503:: میں بابو خان معلم وقف جدید ولد کریم خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ چار بیگھہ زمین زرعی بمقام پیرون ضلع دھولپور راجستھان قیمت اندازاً ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ مکان مشترکہ 40X40 بمقام پیرون تین بھائیوں میں قیمت ساٹھ ہزار ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔ گواہ وسیم احمد ماجد العبد بابوخان گواہ محمد انور احمد

وصیت 16504:: میں پھول محمد معلم وقف جدید ولد چاندی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد پھول محمد گواہ وسیم احمد ماجد

وصیت 16505:: میں فاروق احمد منصوری معلم وقف جدید ولد عبداللطیف منصوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2332 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد ماجد العبد فاروق احمد منصوری گواہ محمد انور احمد

وصیت 16506:: میں محمد سلیمان علی معلم وقف جدید ولد محمد نور علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3156 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور العبد محمد سلیمان علی گواہ وسیم احمد ماجد

وصیت 16507:: میں کلیان احمد معلم وقف جدید ولد چھٹن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد کلیان احمد گواہ وسیم احمد ماجد

وصیت 16508:: میں مشکور احمد لون ولد محمد یعقوب مرحوم قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کوکاگام ضلع اننت ناگ صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ جو جائیداد وراثت میں ملنے والی ہے۔ وہ مشترکہ طور پر چھ بھائیوں اور دو بہنوں کی ہے۔ جب بھی اس کی تقسیم ہوگی اس کی اطلاع صدرانجمن احمدیہ میں کروں گا۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ تنویر احمد لون العبد مشکور احمد لون گواہ عبدالرشید ضیاء

وصیت 16509:: میں وحید کمال ولد قربان علی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن پرڈانہ ڈاکخانہ پرڈانہ ضلع پانی پت صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ جامعہ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد خادم العبد وحید کمال گواہ دلاور خان

وصیت 16510:: میں ایس عابدہ ریاض زوجہ ٹی ریاض احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانیلور ضلع ترسور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-3-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسارہ کے پاس ایک عدد انگوٹھی 5 گرام ایک عدد ہار 24 گرام، ایک عدد نکلس 16 گرام، ایک عدد بریسلٹ 10 گرام، بالیاں 6 گرام ہے۔ تمام زیورات 22 کیرٹ کے ہیں۔ جس کی مجموعی قیمت 40000 روپے ہے۔ اور واقع ترخانہ والی میں 10 مرلہ زمین ہے جس کا خسرہ نمبر 172-80R/9-2/11-2/12-1-10/108 ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی ریاض احمد الامۃ ایس عابدہ ریاض گواہ اوکے ناصر احمد

وصیت 16502:: میں ٹی ریاض احمد ولد ٹی خالد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت معلم سلسلہ عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانیلور ضلع ترسور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-3-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3244 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شریف احمد العبد ٹی ریاض احمد گواہ اوکے ناصر احمد

وصیت 16512:: میں ایم پی نوشاد علی ولد اے ٹی محی الدین کویا قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1-5-1989 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آراکینر ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ تین سینٹ زمین اور اُس میں میرا رہائشی مکان ہے۔ ان کی کل قیمت اس وقت اندازاً 1,15,000 روپے ہوگی۔ 1999 ماڈل کی ایک بجاج M-80 اسکوٹر ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 6000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی

جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد۔ ایم پی نوشاد علی　　گواہ سی صلاح الدین

وصیت 16513:: میں انور احمد ولد احمد خاں قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 تاریخ بیعت 19 جنوری 1996ء ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک فلیٹ میرے اور میری اہلیہ (محترمہ فوزیہ انور صاحبہ) کے نام ہے۔ جس کا رقبہ 1225 فٹ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 30,00,000 روپے ہے۔ جس میں خاکسار کا حصہ 15,00,000 روپے ہے۔ گاڑی (کار) قیمت 150000 روپے۔ اسکوٹر قیمت 40000 روپے۔ موٹر سائیکل 35000 روپے۔ کل موجودہ قیمت 17,25,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 565000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد شفیع اللہ　　العبد انور احمد　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16514:: میں سید محی الدین فرید ولد سید فیروز الدین قوم سید پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فیروز الدین　　العبد سید محی الدین فرید　　گواہ منیر احمد خادم

وصیت 16515:: میں ممتاز مسرت زوجہ وسیم احمد فاروقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن نہجے نگر ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ 50 مربع فٹ کونوتہ جے پور راجستھان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 20000 روپے ہے۔ نقرئی سیٹ 5 تولہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 400 روپے ہے۔ حق مہر 3000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد ظہیر　　الامۃ ممتاز مسرت　　گواہ مسعود احمد راشد

وصیت 16516:: میں چوہدری سمیر احمد معلم وقف جدید ولد چوہدری نذیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حال بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد چوہدری سمیر احمد　　گواہ محمد نصیر الحق

وصیت 16517:: میں حبیب الرحمٰن معلم وقف جدید ولد مکرم ایم اے جنان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن حال بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر الحق　　العبد حبیب الرحمٰن　　گواہ چوہدری سمیر احمد

وصیت 16518:: میں قمر الدین کاٹھات معلم وقف جدید ولد اللہ نور کاٹھات قوم کاٹھات پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن لولوا پایا کہ ڈاکخانہ نیا گاؤں ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-22 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 3/4 بیگھا کھیت کی زمین گاؤں لولوا پایا کہ ضلع اجمیر قیمت اندازاً 15000 روپے۔ 30X30 فٹ پلاٹ گاؤں لولوا پایا کہ ضلع اجمیر قیمت اندازاً 50000 روپے۔ 75 مربع گز پلاٹ واقع بیاور شہر ضلع اجمیر قیمت اندازاً 40000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد قمر الدین کاٹھات　　گواہ پیر محمد کاٹھات

وصیت 16519:: میں امتیاز علی معلم وقف جدید ولد مٹھو میاں قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی وی عطاء الرب　　العبد امتیاز علی　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16520:: میں ڈاکٹر امۃ الرحیم طاہر زوجہ طاہر احمد ظہیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن شاستری نگر ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 48100 روپے وصول صدہ۔ طلائی سیٹ 2 عدد 136 گرام، چار عدد کڑے 80 گرام۔ انگوٹھیاں 6 عدد 18 گرام، بالیاں ایک جوڑی 8 گرام، انگوٹھی ایک عدد 8 گرام (سبھی زیور 22 کیرٹ کے ہیں) کل وزن 250 گرام قیمت اندازاً 195000 روپے۔ نقرئی سیٹ ایک عدد 40 گرام۔ پازیب دو جوڑی 60 گرام۔ کل وزن 100 گرام۔ قیمت اندازاً 800 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد ظہیر　　الامۃ امۃ الرحیم طاہر　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16521:: میں فوزیہ شریف زوجہ شریف احمد فاروقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن شاستری نگر ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ 15000 روپے وصول ہو کر خرچ ہو چکے ہیں۔ طلائی زیور سیٹ 3 عدد 75 گرام، انگوٹھی طلائی 3 عدد 10 گرام، چین معہ لاکٹ 3 عدد 15 گرام۔ کل وزن 100 گرام۔ قیمت اندازاً 80000 روپے۔ نقرئی زیور 120 گرام قیمت اندازاً 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-3-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شریف احمد فاروقی　　الامۃ فوزیہ شریف　　گواہ عبدالقدوس فاروقی

دہشت گردی کو اسلام سے نہ جوڑیں

......برطانیہ کے وزیر اعظم گورڈن براؤن......

برطانیہ کے نومنتخب برطانوی وزیر اعظم گورڈن براؤن نے اپنے وزراء پر "دہشت گرد" اصطلاح کے ساتھ لفظ مسلمان استعمال کرنے پر پابندی عائد کردی۔ دہشت گردی کے بحران کے حوالے سے دہشت گردوں کے ساتھ مسلمان کا لفظ استعمال کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے انہوں نے اپنی ٹیم کو جن میں نئی داخلہ سیکرٹری جیکی سمتھ بھی شامل ہیں، ہدایت دی ہے کہ وہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کی اصطلاح بھی ترک کردیں۔ یہ تبدیلی کمیونٹی کے تعلقات بہتر بنانے اور عام مسلمانوں میں پائی جانے والی ناراضگی کو ختم کرنے کیلئے کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو متحد رکھنا سب سے زیادہ اہم ہے اور کسی فرقہ یا قوم کے ساتھ دہشت گرد کا لفظ استعمال کرنا ملک کی سلامتی کیلئے سودمند نہیں ہے۔ وزیر اعظم کے ترجمان نے بتایا کہ وزراء کیلئے یہ نئی گائیڈ لائنس جاری کی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز زبان استعمال نہ کی جاسکے۔

انہوں نے کہا کہ کمیونٹیز کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا تعلق جارج بش اور سابق وزیر اعظم بلیئر سے جڑا ہے اس لئے اب اسے ترک کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں تمام یوروپی ممالک کو بھی پیغامات روانہ کئے گئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ دہشت گرد کا لفظ استعمال کرنے کے دوران کسی مخصوص قوم کو نشانہ نہ بنایا جانا چاہئے۔ جن الفاظ کے استعمال پر پابندی لگانے کی بات کہی گئی ہے وہ الفاظ "جہاد"، "اسلامی" اور "بنیاد پرست" وغیرہ ہیں۔ ان الفاظ کو مخصوص قوم کیلئے استعمال کرنا ممنوع کرانے کو کہا گیا ہے۔ برطانوی حکومت کی عنان سنبھالنے کے بعد وزیر اعظم گورڈن براؤن کے اس اقدام سے برطانیہ کے مسلمانوں نے مسرت کا اظہار کیا ہے۔☆

مصر کے ٹاپ مفتیوں کے فتووں سے عالم اسلام میں اضطراب

مصر میں گزشتہ دنوں دو متنازعہ فتووں سے مسلمانوں میں کافی غم و غصہ ہے اور وہاں عجیب و غریب حالات پیدا ہوگئے ہیں۔ خبروں کے مطابق یہ فتوے کسی ایرے غیرے نے نہیں بلکہ ملک کے ٹاپ مفتیوں کی جانب سے جاری کئے گئے ہیں۔ ملک کے بڑے مفتیوں میں سے ایک عزت عطیہ نے چند دنوں قبل دفاتر وغیرہ میں کام کرنے والی عورتوں سے متعلق فتویٰ دیا کہ وہ اپنے ساتھ کام کرنے والے کنوارے مردوں کو کم سے کم 5 بار اپنی چھاتی کا دودھ پلائیں۔ اس فتویٰ سے متعلق یہ علل پیش کی گئی ہے کہ اس طرح ان میں ماں بیٹے کا رشتہ استوار ہوگا اور اکیلے پن کے دوران کسی بھی اسلامی ضابطے کو توڑنے سے وہ بچیں گے۔ اس فتوے سے پیدا شدہ تنازعہ ابھی ٹھنڈا بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک اور نیا فتویٰ آگیا۔ اس فتوے میں کہا گیا ہے کہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نعوذ باللہ ان کا پیشاب پیتے تھے اور ایسا کرنا باعث ثواب ہے۔ یہ فتویٰ جاری کرتے ہوئے مفتی علی غمعا کا کہنا ہے کہ جس طرح ماں اپنے بچے کے پیشاب پاخانہ پر ناک بھوں نہیں چڑھاتی وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی ہے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک، پسینہ، بال، پیشاب اور خون بھی پاک ہیں۔ ان فتووں کی وجہ سمجھنے سے زیادہ تر لوگ قاصر ہیں۔ وہیں یہ بھی مانا جارہا ہے کہ کچھ مولوی اس فتوے کی آڑ میں اپنا پیشاب پینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ ان تنازعوں کے بعد مصر میں یہ مطالبہ زور پکڑتا جارہا ہے کہ بات بات پر فتویٰ جاری کرنے پر روک لگائی جائے۔☆ (روزنامہ مشرق کلکتہ 14 جون 07)

پاکستانی مسجدوں سے خاندانی منصوبہ بندی کی تشہیر

وفاقی آبادی منصوبہ کے وزیر چوہدری شہباز حسین نے چند ماہ قبل اس بات کی جانکاری دیتے ہوئے کہا تھا کہ چھوٹے خاندان کے فوائد کے پیغامات کو پھیلانے کے لئے تقریباً 2200 مولوی اور خاتون اسکالروں کو بحال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی سطح کے طلبہ میں اس بات کی بیداری لانے کے لئے بھی پروگرام شروع کئے جارہے ہیں۔ مسجدوں سے خاندانی منصوبہ بندی کے لٹریچر تقسیم کا آئیڈیا بنگلہ دیش سے لیا گیا ہے جہاں چھوٹا خاندان، خوشحال خاندان کا نعرہ کافی مقبول ہوا تھا۔ بنگلہ دیش نے آبادی پر کنٹرول کا اچھا ریکارڈ بنایا ہے اور اس کے ریکارڈ کا بین الاقوامی ایڈ ایجنسیوں نے نوٹس بھی لیا۔ بنگلہ دیش کی طرح پاکستان کے مولوی بھی اپنے وعظ اور تقاریر میں خاندانی منصوبہ بندی کی اہمیت سے عوام کو آگاہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کو عشاء کی نماز کے بعد نافذ کرنے کا منصوبہ حکومت پاکستانی مسجدوں میں بنارہی ہے۔ پاکستان کی حالیہ پیدائشی شرح 1.86 فیصد ہے اور حکومت اس کو سال 2020 تک کم کرکے 1.3 فیصد تک لانے کی کوشش کررہی ہے۔☆

کسی غیر مرد کے گلے لگنے میں کوئی حرج نہیں

پاکستانی ہائی کورٹ کی خاتون جج کا انکشاف

پاکستان ہائی کورٹ کی پہلی خاتون جج اور نیشنل کمیشن ان دی اسٹیٹس آف وومن کی ماجدہ رضوی نے گزشتہ دنوں، وزیر سیاحت نیلوفر بختیار کے خلاف ایک غیر ملکی کو گلے لگانے پر مسلمانوں نے جو فتویٰ دیا اس ضمن میں انہوں نے اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ میرے خیال میں اس میں کوئی خرابی نہیں ہے لیکن چونکہ وہ ایک وزیر ہیں اس لئے میرے خیال میں انہیں محتاط رہنا چاہئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ، اگر کوئی غیر ملکی آپ کی کامیابی پر مبارکباد دینے کیلئے آپ کے رخسار پر بوسہ دے تو اس پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اگر اس غیر ملکی کا ارادہ بُرا نہیں ہوگا تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔☆ (روزنامہ مشرق کلکتہ 13راپریل 07)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر: 2

خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اُسے قبول کرلیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے، انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں۔ اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہیکہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔ (الحکم 17 جولائی 1905)

"مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دے دی ہے اور مَیں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 257)

"اگر کوئی شخص ہماری جماعت سے نفرت کرتا ہے تو کرے۔ لیکن اُسے کم از کم غیرتِ اسلام کے تقاضا سے اور اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ بھی تو ضرور ہے کہ وہ کسی ایسی جماعت کو تلاش کرے اور اس کا پتہ دے جو حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور روشن آیات سے کسر صلیب کر رہی ہو۔ مگر مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ شرقاً غرباً شمالاً جنوباً کہیں بھی چلے جاؤ اس جماعت کا پتہ بجز میرے نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس غرض کے واسطے مجھے ہی مبعوث کرکے بھیجا ہے۔ میرے دعویٰ کو سن کر نری بدظنی اور بدلگامی سے کام نہ لو بلکہ تمہیں چاہئے کہ اس پر غور کرو اور منہاجِ نبوت کے معیار پر اس کی صداقت کو آزماؤ۔ انسان ایک پیسے کا برتن لیتا ہے تو اس کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری باتوں کو سنتے ہی بغیر فکر کئے گالیاں دینی شروع کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی نامناسب اَمر ہے۔ جو طریق مَیں نے پیش کیا ہے اس طرح پر میرے دعویٰ کو آزماؤ اور پھر اگر اس طریق سے بھی تم مجھے کاذب پاؤ تو بے شک افسوس کے ساتھ چھوڑ دو۔ لیکن مَیں تمہیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مَیں مفتری نہیں ہوں۔ کاذب نہیں ہوں۔ بلکہ مَیں وہی ہوں جس کا وعدہ نبیوں کی زبانی ہوتا چلا آیا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے۔ وہی مسیح موعود ہوں جو چودھویں صدی میں آنے والا تھا اور جو مہدی بھی ہے۔ مجھے وہی قبول کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دیکھنے والی آنکھ عطا کرتا ہے اور یہ جماعت اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بڑھے پس یہ بڑھے گی اور ضرور بڑھے گی۔

(الحکم، 10 جون 1905، ملفوظات جلد 8، صفحہ 145-146)

"بالآخر میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کیلئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق و معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اِس نعمت سے بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا۔ عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔" (برکات الدعا، صفحہ 36، روحانی خزائن، جلد 6)

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وحید الدین خان صاحب ایک نیک فطرت انسان ہیں اور وہ کسی بھی شخص کو جو خود کو مسلمان کہتا ہو کافر کہنا بُرا جانتے ہیں۔ چنانچہ "الرسالۃ" جون 2007ء میں ایک شخص شبیر احمد وانی سری نگر کشمیر نے ان کو لکھا کہ:-

"الرسالۃ" مئی 2006ء میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے لکھا تھا کہ: کسی ایسے شخص کو کافر نہیں کہیں گے جو قبلے کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج کی تاریخ میں جن لوگوں کو قادیانی یا احمدی کہا جاتا ہے ان لوگوں کو کافر کس بناء پر کہا جاتا ہے جب کہ وہ لوگ بھی قبلے کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے ہیں؟۔"

جواب: کون کافر ہے اور کون کافر نہیں یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے انسان کا کام نہیں۔ موجودہ زمانے میں تکفیر کا جو طریق رائج ہوا ہے مَیں اس کو غلط سمجھتا ہوں اہل ایمان کی ذمہ داری صرف تبلیغ ہے تکفیر ان کی ذمہ داری نہیں۔"

خان صاحب کے اس نظریہ سے ہم پوری طرح متفق ہیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے لیکن ہماری اُن سے یہ استدعا ہے کہ اب حقیقی تبلیغ خدا کے اس مامور کے زیر سایہ ہی ہو سکتی ہے جس کو خدا نے بھیجا ہے۔ علاوہ اس کے اَور کوئی راستہ نہیں ہے۔ آیئے خدا کے اس مامور امام مہدی و مسیح موعود کے معاون و مددگار بن جایئے جس کے دعاوی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax (0091) 1872-220757
Tel Fax (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 6 th September 2007 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

انسان مادیت میں اس قدر بڑھ گیا ہے کہ خدا کے وجود کا انکار کر کے شوخی واستہزاء پر اُتر آیا ہے اور خدا کے غضب کو دعوت دے رہا ہے

ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کے لئے کمر بستہ ہو جائے اسلام کی صحیح تصویر دنیا کو دکھائے

ہالینڈ کے ایک سیاسی لیڈر کے اسلام مخالف بیانات کے جواب میں حضرت امیر المومنین کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 راگست 2007ء بمقام بیت النور ہالینڈ

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآن اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ بِہِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَہُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَایَشْعُرُوْنَ (سورہ النحل :۴۶) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج مادیت کی وجہ سے انسان بعض اخلاقی قدروں سے اور مذہب سے اور خدا سے دور جا رہا ہے اور بہت سے تو ایسے ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے نہیں کہ تمام وہ نعمتیں اور وہ چیزیں جن سے انسان فائدہ اُٹھا رہا ہے خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کے تابع کر دیا ہے اور پھر اس اشرف المخلوقات کو جو دماغ دیا ہے اس سے وہ نت نئی ایجادیں کر کے اپنی سہولت اور حفاظت کے سامان کر رہا ہے پس یہ بات ایسی ہے جو انسان کو یہ توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے کہ اس کی پیدائش کا مقصد خدائے واحد کی عبادت کرنا ہے لیکن بہت کم ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں بلکہ ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو نہ صرف سمجھتے نہیں بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں اور مادیت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف مذہب سے لاتعلق ہو گئے ہیں بلکہ انبیاء علیہم السلام سے استہزا کرتے ہیں یہاں تک کہ خدا کے وجود کا انکار کر کے اس پر کتب لکھی جاتی ہیں اور ان کتب کو پسندیدہ کتب میں شمار کیا جاتا ہے اور ان لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے جو ایسا بے ہودہ لٹریچر تیار کر رہے ہیں حضور نے فرمایا ایک اعتبار سے یہ لوگ مجبور بھی ہیں کیونکہ ان لوگوں کے مذہب نے ان کے دلوں کو تسلی نہیں دی ایک خدا کی بجائے جب یہ لوگ اس کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹکتے ہیں تو پھر ان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا اور ضد اور تعصب کی وجہ سے یہ لوگ اسلام کے زندہ خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور قرآن مجید اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر دلآزار حملے کرتے ہیں اور قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا قرآن کریم کی تعلیم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

فرمایا ان میں سے بعض دانشور ایسے ہیں جو اسلام کی حقیقت کو جانتے بھی ہیں اور ان کو نظر آ رہا ہے کہ مذہب اور خدا کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنے والا صرف اسلام ہے اور قرآن کی تعلیم ہے لیکن وہ ضد اور تعصب سے اسلام کی پاکیزہ تعلیم پر حملے کرتے ہیں فرمایا یہ لوگ جو ترقی اور آزادی کے علمبردار ہیں، اسلام پر ناپاک الزام لگانے اور اشتعال انگیز بیانات دینے میں اپنی تمام حدیں پھلانگ گئے ہیں۔

فرمایا یہاں (ہالینڈ) میں ایک سیاسی لیڈر ہیں انہوں نے اپنے ایک بیان میں ایسے ہی بغض اور کینہ کا اظہار کیا ہے لکھتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوگ سچائی کو خود دیکھیں مسلمان تشدد کے علمبردار ہیں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ سے جب مدینہ گئے تو تشدد آمیز طبیعت کی طرف مائل ہو گئے تھے قرآن میں یہودیوں، عیسائیوں اور مرتدوں کے خلاف تشدد پر اکسایا گیا ہے قرآن حکومت اور مذہب کی علیحدگی کا تصور نہیں رکھتا جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن متشددانہ باتوں پر مبنی ہے لہٰذا میرے خیال میں اس ملک میں قرآن پر پابندی لگائی جانی چاہئے۔ اسی طرح ایک اخبار لکھتا ہے میں خدا اور اسلام سے تنگ آ گیا ہوں میں اللہ کی عبادت کا سن سن کر پریشان ہو گیا ہوں قرآن ایک فاشسٹ کتاب ہے اس پر پابندی لگائی جائے مسلمانوں کو ہمارے ملک میں ہجرت کر کے نہیں آنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اسلام کے خلاف اتنے غلط بیانات تو دے دیئے ہیں لیکن قرآن کریم کی حسین تعلیمات کو چھپایا ہے قرآن مجید تو دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے قرآن مجید کا فرمان ہے لَایَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (سورہ مائدہ:۹) کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف چھوڑ دو، انصاف کرو یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے فرمایا اب دکھائیں کہ یہ خوبصورت تعلیم کسی اور مذہب میں موجود ہے؟ سورہ توبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ تشدد پر اکسایا گیا ہے حضور نے فرمایا اگر آنکھیں کھولیں تو انہیں نظر آئے گا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین سے جنگ کی اجازت دی ہے جو ظلم میں پہل کرتے ہیں اور ظلم سے باز نہیں آتے اگر ان کے نزدیک ایسا کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملنی چاہئے تو اپنے ملک میں ایسے تمام مجرموں کے لئے کھلی چھٹی کا قانون پاس کروائیں۔

آخر میں یہ صاحب اپنے کینے کا اظہار کرتے ہوئے خدا کے خلاف اپنی زبان کھولتے ہیں اور اسلام کے زندہ خدا کو نشانہ تمسخر بناتے ہیں کیونکہ ان کو نظر آ رہا ہے کہ یہی ایک ایسا دین ہے جو دلیل سے ہر ایک کا منہ بند کرنے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک میں وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف آوازیں اُٹھتی رہتی ہیں لیکن ان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام ڈچ قوم ایسی ہے ان میں شرفاء بھی ہیں اور انہوں نے اس بات پر اپنے ردّ عمل کا اظہار بھی کیا ہے ایک ممبر پارلیمنٹ ہیں وہ اس معترض کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ اس نے مذہبی آزادی کو سلب کیا ہے جس کا اس کو کوئی حق حاصل نہیں تھا ایک صاحب نے کہا ہے کہ اُن کے ملک کہ یہ شخص اپنے راستے سے بھٹک گیا ہے ایک اور شخص نے اپنے مضمون میں لکھا کہ یہ سیاسی لیڈر تمام حدود کو پیچھے چھوڑ گیا ہے ایک وکیل صاحب نے اس کی حرکت پر پولیس میں کیس درج کروایا ہے ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے اس شخص کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے لکھا میں قرآن پر پابندی کا کوئی خیال نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں وہ ان مخالفین کے اعتراضات کا جواب دے ان شرفا کا شکریہ بھی ادا کرے ان تک اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پہنچائے آج دنیا میں ہر طرف پھیلی ہوئی افراتفری کی وجوہات بتائیں کہ تم لوگ خدا سے دور جا رہے ہو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو عوام کو بتائیں کہ دل کا چین اور سکون دنیاوی چکا چوند اور نشے میں نہیں ہے اصل سکون خدا کی طرف لوٹنے میں ہے اگر تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف نہیں لوٹو گے اور ظلم و زیادتی کی حدوں کو پھلانگتے چلے جاؤ گے تو اللہ کے عذاب اور اس کی گرفت میں آنے سے نہیں بچ سکو گے آج کل کثرت سے جو زلزلے اور طوفان اور طرح طرح کی تباہیوں کا جو سلسلہ جاری ہے ان میں اسی بات کی وارننگ ہے۔ فرمایا ہالینڈ میں اس سے قبل ۱۹۵۳ء میں ایک بڑا طوفان آیا تھا جس میں ملک کی بڑی آبادی کو نقصان پہنچا تھا اب بھی اس ملک کو خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کے لئے کمر بستہ ہو جائے اسلام کی صحیح تصویر دنیا کو دکھائیں عیسائیوں، یہودیوں، بدمذہبوں یہاں تک کہ مسلمانوں کو بھی خدا کے مامور کی طرف بلائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان عذابوں میں کچھ تاخیر بھی ہو سکتی تھی لیکن آپ کے آنے کے بعد ان عذابوں کا سلسلہ مسلسل اور عالمی طور پر جاری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر گذشتہ سو سالوں کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ اس سے قبل گیارہ بارہ سو سالوں میں بھی اتنے عذاب نہیں آئے جتنے اس سو سال میں آئے ہیں فرمایا ہر احمدی جہاں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے وہیں دنیا کو بھی بتائے کہ خدا کو پہچانیں اور خدا کو ناراض نہ کریں حضور نے فرمایا کہ اب تو گذشتہ چند ماہ میں دنیا میں لگاتار عذاب آ رہے ہیں ان مختلف مصیبتوں اور عذابوں کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا فروری میں انڈونیشیا میں دو زلزلے آئے جو ریکٹر سکیل پر 6.4 اور 6.3 قوت کے تھے جن میں تین لاکھ چالیس ہزار افراد بے گھر ہوئے پھر انڈونیشیا کے ہی سماٹرا جزیرے میں زلزلہ آیا پھر سولومن آئی لینڈ میں زلزلہ آیا جو 8.1 طاقت کا تھا۔ پاکستان خاص طور پر کراچی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں